

قیمت از علی بادری دقیقہ نمائندہ	رہبر و نمبر ایل ۲۸۸	ہرگز نہیں و آنکہ دلش زندہ شد بے شق	قیمت از علی بادری
گزنہ میں پے	۲۰ - اگست ۱۹۰۸ء عیسوی	۲۲ - رجب ۱۳۲۶ء	تادیان میں ہے
نمبر ۳۲	دارالامان ہمارا جنت نشان ہمارا	سائے جہان سے اچھا دارالامان ہمارا	جلد ۷
افریقہ صہ	ایرینہ وینچہ صادق مخفی اور غنہ	نی پرچہ ۲	

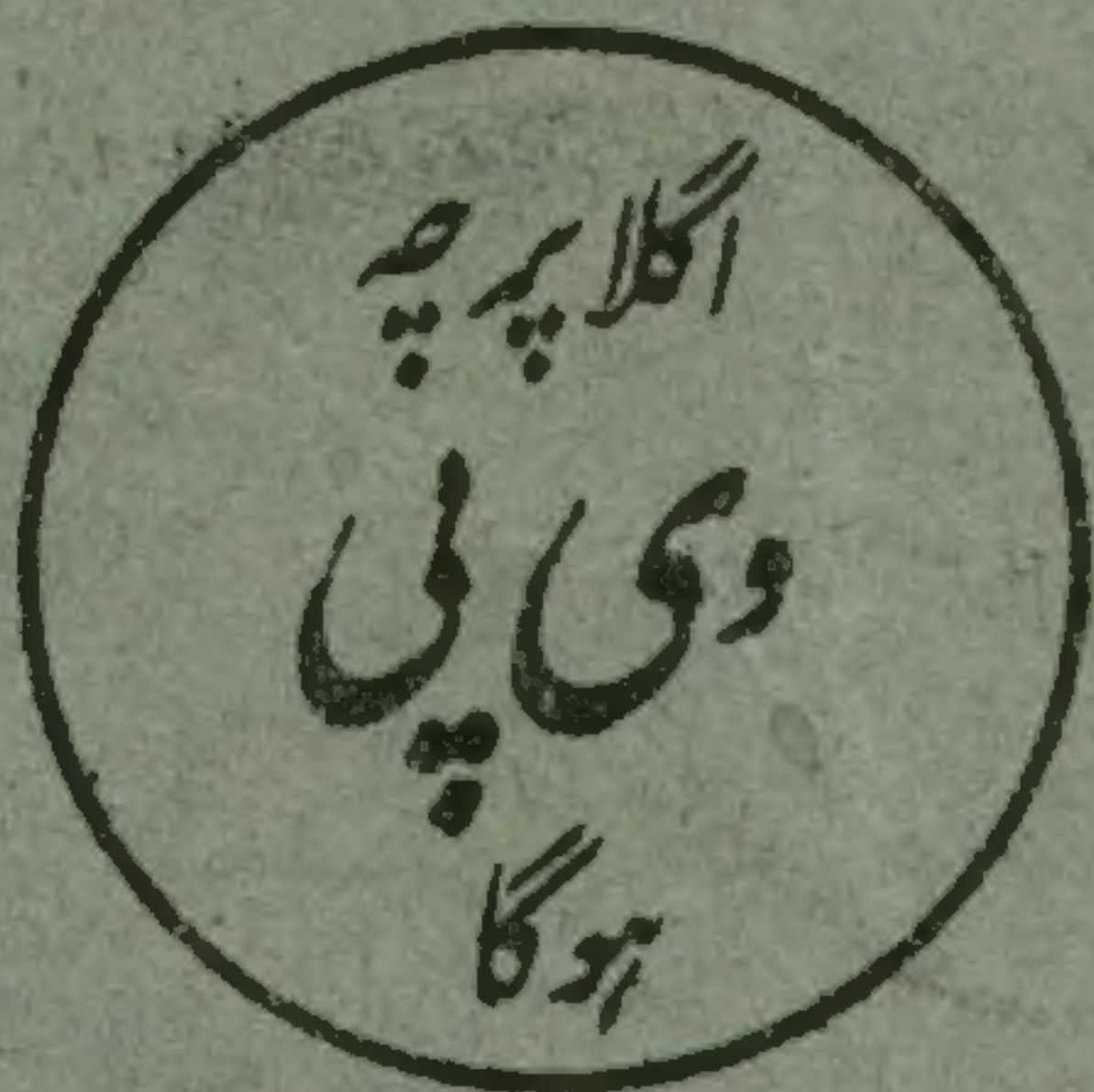
Digitized by Khilafat Library

تین ہزار دو سو تیس روپے

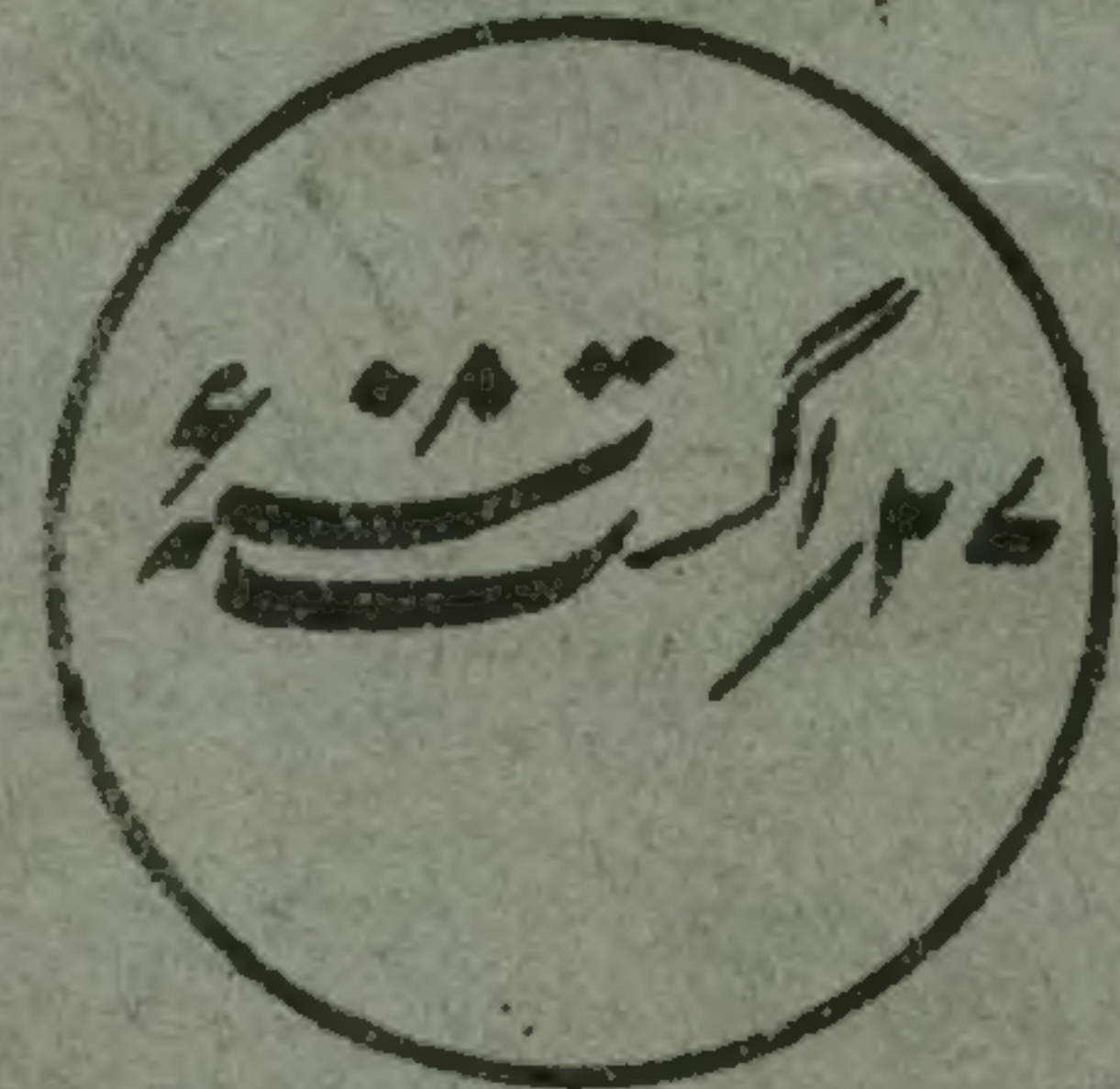
دو آنہ ، پانی
یہ کیا ہے ؟

حضرات! یہ اخبار بدتر کا بقایا ہے۔ جو آپ صاحبان کے ذمہ پر ہے۔
(اگر محرک غلطی سے بعض صاحبان کے حساب میں غلطی ہی فرض کر لی جاوے تب ہی بقایا تین ہزار کے قریب ہوگا)

پس



یاد رکھئے گا



کوئی صاحب پی پی واپس نہ فرمائیں

اگر صاحب بن غلطی ہر تو وی پی امانت میں رکھ کر بذریعہ خط و کتابت فیصلہ کر لیں ہمارا سادہ کارڈوں کے جواب جلد میں (۲) بذریعہ معنی آرڈر قیمت بھیجیں تو عنایت

(بذریعہ پریس قادیان میں بیان معراج الدین عمر بہرہ دہر ایئر پوسٹ پر پیش کر کے حکم سے بہ اتمام مفتی محمد صادق منیر علیہ السلام اخبار چھاپا گیا)

بھیرہ من غریب کیوں ساتھ تعصب

ہمارے آریہ بھائی تو انگریز افسروں کی شکایتیں کرتے رہتے ہیں۔ مگر ہمارا تجربہ ہے کہ وہ سیدیں کو جو دیکھ چکتا ہے۔ وہ ان کے بھائی بندوں کی حکام سے ہی اکثر ہوتا ہے۔ غور کا مقام ہے۔ کہ گذشتہ شورش کے وقت لائل پور لاہور۔ راول پنڈی وغیرہ ہر جگہ حکام اس بات کے قائل ہو گئے تھے۔ کہ احمدی لوگوں نے کسی جگہ فساد میں حصہ نہیں لیا۔ بلکہ ہر جگہ سرکار کی خیر خواہی کی اور امن کو قائم کیا۔ بھیرہ کے احمدی خود ہی غریب جماعت ہے اور ان کے امن پسند ہونے کی بڑی دلیل ہے کہ جب وہ احمدی ہوتے۔ کوئی الزام لگ کسی قسم کے شر اور فساد کا ان پر نہیں لگا۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ باوجود شرعی اجازت کے وہ کسی مسجد میں نماز پڑھنے نہیں جاتے اور نہ شہر کی جمعہ مسجد میں جو سب کے لئے عام ہے۔ ہاتے ہیں اور نہ عید گاہ میں جاتے ہیں۔ بلکہ اپنی مسجد میں نماز پڑھتے ہیں۔ جس کے متول اور امام احمدی ہیں۔ غیر احمدی بھی کسی اس مسجد میں مداخلت نہ کرتے تھے۔ مگر ایک مقصد غیر احمدی تائید ار کے شہر میں آجائے گئے سبب چند لوگوں کو یہ حوصلہ ہوا کہ احمدی لوگ کسی اور کی مسجد میں تو جاتے نہیں جو ان کے ساتھ فساد کیا جائے۔ چنانچہ ان کی مسجد میں ہی جا کر ان کو تنگ کریں۔ گذشتہ چند ماہ کے تھوڑے عرصہ میں مجھے دو بار بھیرہ جانے کا اتفاق ہوا۔ اور ہر دو دفعہ میں نے سنے تائید ار صاحب کے تعصب کو محسوس کیا۔ پہلی دفعہ ہم نے اپنے ہی مکان یعنی مولوی حکیم نور الدین صاحب کی گہلی زمین اندرون دروازہ پر دعوے کرنا چاہا۔ تو اس نے بلاوجہ روک دیا اور دوسری دفعہ ہم نے گنج میں وہ مضمون پڑھنا چاہا جس کے پڑھنے کے واسطے لاہور میں ہم کو یونیورسٹی ہال سرکاری ملا تھا اور جس کے سامنے کیوقت جناب رائے بہادر سراج پرتول چند سرج چینی کورٹ پر بیٹھتے ہوئے تھے تو تائید ار نے صرف اس تعصب کے سبب روک دیا کہ ہم احمدی ہیں۔ خیر۔ ہر دو بار میں نے صبر کیا اور بیٹھ نہ چاہا۔ کہ اخبار میں ان باتوں کو پرکھ لوٹس لیا جاو کیونکہ وہ ایک سرکاری ملازم ہے۔ لیکن اب معلوم

ہوا ہے کہ ان باتوں کے درگزر سے دلیر ہو کر میان محمدین صاحب کو بہت کچھ جرأت ہوئی ہے۔ جس طرح میں افسوس ہے۔ سنا گیا ہے۔ کہ میان محمدین کے برخلاف بھیرہ کو غریب احمادیوں نے صاحب ڈپٹی کشنر کے پاس درخواست دی ہے۔ کہ تھانہ دار نے ہمیں چند گھنٹے اپنے پاس جبراً بٹھا کر اور گندی گالیوں دین اور دھمکا کر اترنا میرے دعوے کرنے کے واسطے ان کو راضی کیا۔ صاحب ڈپٹی کشنر نے وہ مقدمہ جناب دیوان بہادر جو امر مل صاحب کے پاس نقیض کے واسطے ارسال کیا ہے۔

مگر چاہی رائے میں جب تک کہ ایسے مقصد تھانیدار کو جو مذہبی عناد کے سبب ایک قوم کو تکلیف دینے کے لئے تبدیل نہ کر دیا جائے۔ یہ مقدمہ از روئے انصاف چل نہ سکیگا۔ حق کی گواہی ایک بہت مشکل امر ہے۔ جب تک کہ میان محمدین دھان موجود ہے۔ بھیرہ کے لوگ ایک غریب جماعت کے حق میں کب گواہی دینے لگے ہر ایک شخص تھانیدار سے ڈریگا۔ امید ہے کہ صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس اور صاحب ڈپٹی کشنر بہادر اپنی اس سرمنداشت پر پوری توجہ کریں گے۔ ہماری عادت نہیں۔ کہ ہم کبھی کبھی حکام کے برخلاف کچھ لکھیں۔ مگر سخت مجبوری کے سبب اب کے ایسا کرنا پڑا ہے۔

ہم نے مانا کہ میان محمدین صاحب اس فرقہ کے آدمی ہیں۔ جو اس امر پر عقیدہ رکھتا ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب مہدی نہ تھے بلکہ ایسا مہدی آئو والا ہے۔ جو تمام غیر مسلم لوگوں کو قتل کر ڈالے گا اور ہم نے مانا۔ کہ میان محمدین صاحب اس فرقہ کے پیرو ہیں جن کا عقیدہ یہ ہے۔ کہ اس زمانہ میں جہاد جائز ہے۔ لیکن ان اختلافات کی وجہ سے غریب احمادیوں کو تکلیف پہنچانا مناسب نہیں ضرورت سمجھی گئی تو مفصل آئندہ لکھا جائیگا۔

مدرسہ دینیہ

میں نے جولائی میں اجاب کینیت میں چند اُمید پیش کئے تھے۔ اور اخیر جولائی تک ان کا جواب پانچ تھانہ مدرسہ دینیہ کے متعلق کوئی حکیم تجویز کی جائے۔ مگر اب تک صرف ذیل کے اجاب کی طرف سے اطلاع آئی ہے۔ (۱) جماعت شملہ۔ (۲) شملہ یکشت چندہ مدرسہ دینیہ کے لئے دین گئے اور لدھیانہ ہنوار تھانہ مدرسہ (۳) جماعت کرائال۔ (۴) شملہ یکشت چندہ اس کے

علامہ کلیم الرحمن اپنے موجودہ چندہ کو ڈیڑہ مار دین گئے زائد رقم دینی مدرسہ کے لئے منتقل مدد ہوگی۔

(۳) میرزا محمد شفیع از ڈیرہ اسماعیل خان عارو پیہ ماہوار مدد دین گئے۔ پٹیا سے بھی جواب آیا ہے مگر ہنوز تعین چندہ نہیں ہوئی اور جیسا کہ میں اس سے پہلے لکھ چکا ہوں ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب اسسٹنٹ سرجن لاہور ڈیپٹی سرجن رحمت اللہ صاحب معقول امانت کا وعدہ فرمایا ہو بلکہ بلکہ ڈاکٹر صاحب موصوف نے تو اس کام کو شروع بھی کر دیا اور اس طرح اس کا رخنہ من ہر طرح سے سبقت کا فخر ان کو حاصل ہے۔ میں نے ۳ جولائی کے بعد ۱۰ دن تک اور انتظار کیا ہے مگر اور کہیں سے جواب نہیں آیا میں یہ جانتا ہوں کہ اس کی وجہ زیادہ تر جماعت پر پہلے سے چندہ تعمیر کا اور دیگر عداوت کے چند دن کا بوجھ ہے۔ مگر تاہم میں یہ خیال نہیں کرتا۔ کہ ان میں جماعتوں اور ان میں اجاب کے علاوہ ہاتی بڑی بڑی جماعتوں اور ذی وسعت اجاب میں سے کوئی اس مبارک تحریک میں شامل نہ ہوگا۔ سرگودھ سے کسی قدر رقم آچکی ہے۔ اور قادیان میں بھی ایک معقول رقم جمع ہوئی تھی۔ مگر جماعت کے ایک کثیر حصہ کی طرف سے ہنوز ہم جواب کے منتظر ہیں۔ اس نے اپنی تک سب کیٹی کوئی کام شروع نہیں کر سکی۔ بعض اجاب نے یہ دریافت کی ہے۔ کہ یہ چندہ کیسے دینا ہوگا۔ سو چند احمدی اجاب کی اطلاع کے لئے یہ لکھا جاتا ہے۔ کہ وہ جمعہ جلدی اسے شروع کر سکیں اچھا ہوگا۔ مدرسہ غالباً نومبر سے باری ہوگا۔ مگر ابتدائی اخراجات لاہور سیری اور مکان کے کثیر رقم کو چاہتے ہیں۔ اور جس قدر رقم سرمایہ کے رنگ میں جمع ہوئی۔ وہ آئندہ کے لئے بہت مفید ثابت ہوگی۔ میں امید کرتا ہوں کہ وہاں جہاں جو جو کچھ اجاب کرنا چاہتے ہیں اس کی اطلاع آگے سے پہلے پہلے کریں ورنہ مجبوراً جو اطلاع آچکی ہے۔ اس پر تخمینہ اور تجاویز کی بنیاد رکھنی پڑے گی۔ والسلام۔

خاک محمد علی۔ ۱۶ اگست ۱۹۰۶ء

ضرورت نکاح

ایک معزز شریف خاندانی نوجوان احمدی دوست جو آکل پنجاب میں کاروبار کرتے ہیں بعض شرعی مزیجات کے سبب ہندوستان کے علاقہ جات میں اس کے قریب وہاں میں نکاح کرنا چاہتے ہیں۔ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر اخبار بدہ ہو۔

الحق الصبح
تصدق المسح

Digitized by Khilafat Library

گرچہ ہر کس ذرہ و ذات بیانے دار و
صادق انت کہ از صدق نشانے دارد

ایک صادق کا انجام وفات مسیح موعود علیہ السلام
حضرت امام الزمان کی قتل شدگان کا

(۱) موافق اور مخالف اخبارات کا اس بات پر اتفاق ہے کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ۲۵ مئی ۱۹۰۸ء کو سونوکی بیماری میں مبتلا ہوئے اور اسی بیماری سے ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو اپنے مقام لاہور انتقال فرمایا۔ آپ کے جنازہ بدریچہ کو گزاری جاتا تھا اور وہاں سے معمولی طور پر قادیان لایا گیا اور ۲۷ مئی ۱۹۰۸ء کو آپ مدفون ہوئے۔ واقعہ قادیان میں دفن کئے گئے اور حضرت حکیم الامت بالانفاق خلیفۃ المسیح و المہدی قرار پائے۔
حضرت مرزا صاحب قبل کی کتاب برائیں احمدیہ شیعہ اہل میں چھپی۔ اس کتاب میں حضرت مرزا صاحب نے اپنی وفات کے متعلق یہ الہام لکھا ہے۔ یحییٰ بنی متوفیات و وفات الی۔ اور حدیث شریف میں آیا ہے۔ المبطون شعیب یعنی جوہر سونوکی بیماری میں مرتا ہے وہ شہید ہوتا ہے۔
اب الہام مندرجہ برائیں احمدیہ و حدیث صحیحہ کو انعامات صحیحہ و مذکور بالا کے ساتھ مقابلہ کرنے سے یہ امر روز روشن کی طرح ظاہر ہو جاتا ہے کہ حضرت مرزا صاحب کی پیشگوئی متعلق وفات الیسی قطعی اور صاف و صریح طور پر پوری ہوئی کہ اس کی صداقت میں کسی اشد مخالف کو انصاف ناگہی مجال دم ذہن نہیں۔ ظاہر ہے کہ علم خدای تعالیٰ کا خاصہ ہے پس حضرت مرزا صاحب جو یہ غیبی خبر اپنی وفات کے متعلق مدت دراز پیشتر ایک بین شائع کی وہ بلاشبہ خدا تعالیٰ کی طرف سے تھی اور قرآن کریم فرماتا ہے۔ فلا یظہر علی غیبہ احد الا من اراد فی من رسول۔ یعنی اللہ تعالیٰ اپنے غیب پر کسی کو متصرف نہیں کرتا مگر اسی کو جو اللہ تعالیٰ کے رسولوں میں ہو لہذا ان باتوں سے قرآن کریم کی شہادت کے مطابق یہ نتیجہ نکلا کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ

کے رسولوں میں سے تھے اللہ کا رسول صادق ہوتا ہے پس حضرت مرزا صاحب مغفور کا انجام ایک صادق کا انجام ہے میں مناسب سمجھتا ہوں کہ اس مقام پر افادۃ للساغین و لطیفہ فیہی بی بوج کروں۔ جو انجیم قاضی محمد منظور الدین صاحب المملکت علیہ السلام نے جرات پر لکھا گیا ہے اور وہ ہے کہ حق یحییٰ بنی متوفیات و وفات الی سے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا سنہ وفات برآمد ہوتا ہے۔
(۲) حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے رسالہ الوعدہ ص ۲۰۰ میں فرماتے ہیں مطبوعہ دیوبند ریحانہ کے باب ماہ جنوری ۱۳۲۹ھ میں یہ تحریر فرمایا تھا۔
مذہب خدا تعالیٰ جو دل نے متاثر دہی سے بھی خبر دی ہے میرا زمانہ وفات نزدیک ہے اور اس بار میں اس کی دہی اس قدر قوت سے ہوئی کہ میری ہستی کو دنیا سے ہٹا دیا اور اس زندگی کو میرے پر سرودیا اس لئے میں نے مناسب سمجھا کہ اپنے دوستوں اور ان تمام لوگوں کیلئے جو میرے کلام سے فائدہ اٹھانا چاہیں چند انصاف سکھوں سو پہلے میں اس مقدس دہی سے اطلاع دیتا ہوں جس نے مجھے میری موت کی خبر دیکھ کر میرے لئے یہ تحریک پیدا کی وہ یہ ہے جو زبان عربی میں ہوئی اور بعد میں اردو کی بھی ہو گئی جائیگی۔
قراب اجلاک المتقلد و کانقی لک من المنفیات ذکرہ۔ قل میعاد ربک و کانقی لک من المنفیات شینا و اما تریک بعض الذی عندہم و متوفیات۔ موت و انما من منک جاودتک و کانقی لک الایات باہرات جامعہ لک و کانقی لک الایات بیات و قہر ماقعدون و اما بعمتک ففقدت اللہ من یتق اللہ و یصبر فان اللہ کا یضیعہ اجر المحسنین۔ (ترجمہ) تیری اہل زبیر آگئی ہے اور ہم تیرے متعلق ایسی باتوں کا نام و نشان نہیں چھوڑیں گے جن کا ذکر تیری رسوائی کا موجب ہو تیری نسبت خدا کی میعاد مقررہ توڑی رہ گئی ہے اور ہم ایسے تمام اعتراضات و ادھر فرمادین گے اور کچھ اور نہیں سے باقی نہیں رہیں گے جن کے بیان سے تیری رسوائی مطلوب ہو اور ہم اس بات پر قادر ہیں کہ جو کچھ مخالفوں کی نسبت ہماری پیشگوئیوں میں ان میں سے کچھ کچھ دکھادیں یا تجھے وفات دہین قہر حالت میں فوت ہو گا جو میں تجھ سے سلامتی ہو گا اور ہم کھلے کھلے نشان تیری تصدیق کے لئے ہمیشہ موجود رہیں گے جو وعدہ کیا گیا وہ قریب ہے اپنے رب کی نعمت کا جو تیرے پر ہوئی۔ لوگوں کے پاس یہ کہ جو شخص تقویٰ اختیار کرے اور میرے تو خدا ایسے نیکو کاروں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔

اسجگر یاد رہے کہ خدا تعالیٰ کا یہ فرمانا کہ ہم تیری نسبت ایسے ذکر باقی نہیں چھوڑیں گے جو تیری رسوائی اور تنگ عزت کا موجب ہو اس فقرہ کے معنی میں (۱) اول یہ کہ ایسے اعتراضات کو جو رسوائی کرنے کی نیت سے شائع کئے جاتے ہیں ہم دور کر دیں گے اور ان اعتراضات کا نام و نشان نہ دیں گے (۲) دوسرے کہ ایسے شکایت کرنے والوں کو جو اپنی شرارتوں کو نہیں چھوڑتے اور بدوکر سے باز نہیں آتے دُنیا سے اٹھالیں گے اور مغفرتی سے معذور کر دیں گے تب ان کے نابود ہو جانے کی وجہ سے ان کے بیوروہ اعتراض ہی نابود ہو جائیں گے۔ پھر بعد اس کے خدا تعالیٰ نے میری وفات کی نسبت ان دو زبان میں مندرجہ ذیل کلام کے ساتھ مجھے مخاطب فرمایا بہت تھکے دل رکھتے ہیں اس دن سب پر اداسی چھا جائیگی۔ یہ ہو گا یہ ہو گا بعد اس کے تمہارا واقعہ ہو گا۔ تمام حادثات اور عجائبات قدرت دکھانے کے بعد تمہارا حادثہ ہو گا۔
حوادث کے بار میں جو کچھ علم دیا گیا ہے وہ یہی ہے کہ ہر ایک طرف دُنیا میں موت اپنا دامن پھیلائیگی اور انہوں نے آئیں گے اور شدت سے آئیں گے اور قیامت کا نمونہ ہونگے اور زمین کو ترو بلا کر دیں گے اور بہتوں کی زندگی تلخ ہو جائیگی۔ پھر وہ جو تیرے کریں گی اور گناہوں سے دلکش ہو جائیں گے خدا ان پر رحم کرے گا جیسا کہ ہر ایک نبی نے اس زمانہ کی خبر دی تھی مگر وہ سب کچھ واقع ہو چکا ہے وہ جہاں ہے وہاں کو درست کریں گے اور ان رسوخ اختیار کریں گے جو خدا کو پسند ہیں اور کچھ خوف نہیں اور نہ کچھ غم۔ خدا نے جو خطاب کر کے فرمایا کہ تو میری طرف سے نذیر ہے تو تجھے سچا ماحرم نیکو کاروں سے الگ کئے جائیں اور فرمایا کہ دُنیا میں ایک نذیر آیا ہے دُنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کرے گا اور پھر زور آور جلاؤں اس کی پچھلی ظاہر کر دیگا۔ میں تجھے اس قدر برکت دے گا کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔
اور آئندہ زلزلہ کی نسبت جو ایک سخت زلزلہ ہو گا۔ مجھ پر دی اور فرمایا یہ پھر ہمارا آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی۔ اسلام ایک شدید زلزلہ کا آنا ضروری ہے لیکن راستبازان اس میں امن ہیں۔ سو راستبازان جو اور تقویٰ اختیار کرنا چاہا جو آج خدا سے ڈرو تا اس دن کے دُرسے امن میں رہو نیز وہ ہے کہ آسمان کچھ دکھاوے اور زمین کچھ ظاہر کرے لیکن خدا سے ڈرنا وہ بچائے جائیں گے خدا کا کلام محو فرماتا ہے کئی حوادث ظاہر ہو چکے اور کئی آئندہ زمین پر اتریں گی۔ کچھ تو انہیں سے میری زندگی میں ظہور میں آجائیں گی اور کچھ میرے بعد ظہور میں آئیں گی اور وہ اس سلسلہ کو پوری ترقی دے گا کچھ میرے

اتحاد سے اور کچھ میرے بعد۔

یہ خدا تعالیٰ کی سنت ہے اور جب کہ اوس انسان کو زمین
 میں پیدا کیا۔ ہمیشہ اس سنت کو وہ ظاہر کرتا رہا ہے کہ وہ اپنے
 نبیوں اور رسولوں کی مدد کرتا ہے اور انکو غلبہ دیتا ہے جیسا کہ
 فرماتا ہے: **کُتِبَ اللَّهُ عَلَى الْغُلَبَنِ أَنَا وَرَسُولِي** یعنی خدا نے لکھ رکھا
 ہے کہ وہ اور اس کے نبی غالب رہیں گے اور غلبہ سے مراد یہ ہے کہ
 جیسا کہ رسولوں اور نبیوں کا یہ نشانہ ہوتا ہے کہ خدا کی جنت زمین
 پر پوری ہو جائے اور اس کا مقابلہ کوئی نہ کر سکے اس طرح خدا تعالیٰ
 قوی نشانہ ان کے ساتھ ان کی سچائی ظاہر کر دیتا ہے لیکن اس
 کی پوری تکمیل ان کے ہاتھ سے نہیں کرنا بلکہ ایسے وقتیں اونکو
 وفات دیکر جو بظاہر ایک ناکامی کا خوف اپنے ساتھ رکھتا ہے۔
 مخالفوں کو ہنسی اور ٹھٹھے اور طعن و تشنیع کا موقع دیتا ہے اور
 جب وہ ہنسی ٹھٹھا کر چکے ہیں تو پھر ایک دوسرا ہاتھ اپنی
 قدرت کا دکھاتا ہے اور ایسے اباب پیدا کر دیتا ہے جن کے
 ذریعہ سے وہ مقامد جو کسی قدر ناتمام رہ گئے تھے اپنے
 کمال کو پہنچے تین غرضوں کی قدرت ظاہر کرتا ہے (۱) اول
 خود نبیوں کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا کافقہ دکھاتا ہے (۲)
 دوسرا ایسے وقتیں جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا
 پیدا ہو جاتا ہے۔ اور دشمن زمین آجاستہ ہیں۔ اور خیال کرتے
 ہیں کہ اب کام بگڑ گیا اور یقین کرتے ہیں کہ اب یہ جماعت نابود
 ہو جائیگی۔ اور خود جماعت کے لوگ بھی تردد میں پڑ جاتے ہیں
 اور ان کی کمرین ٹوٹ جاتی ہیں اور کئی بد قسمت مرتد ہونے
 کی راہیں اختیار کر لیتے ہیں۔ تب خدا تعالیٰ دوسری مرتبہ
 اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے اور گرتی ہوئی جماعت کو
 سنبھال لیتا ہے پس وہ جو اخیر تک صبر کرتا ہے خدا تعالیٰ
 کے اس معجزے کو دیکھتا ہے جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیق کے
 وقتیں ہوا جبکہ کن حضرت علی رضی اللہ عنہ وسلم کی موت ایک بیت
 موت سمجھی گئی اور بہت سے باوینہ نشین نادان مرتد ہو گئے
 اور صحابہ بھی اسے غم کے دیوانہ کی طرح ہو گئے۔ تب خدا تعالیٰ
 نے حضرت ابوبکر صدیق کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قدرت کا
 نمونہ دکھایا اور اسلام کو نابود ہونے سے بچا دیا اور اس
 وعدہ کو پورا کیا۔ جو فرمایا تھا۔ **وَلَيَكُنَّ لَهُمْ دِينُهُمُ الَّذِي**
ارْتَضَى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا یعنی خوف
 کے بعد پھر امن کے پر جاؤں گے ایسا ہی حضرت علی
 علیہ السلام کی وفات میں ہوا۔ جبکہ حضرت موسیٰ کھان کی راہ
 میں پہلے اس سے جہنمی اسرائیل کو وعدہ کے مطابق منزل
 تک پہنچاؤں۔ غور ہو گئے اور جہنمی اسرائیل میں اس کے منے

سے ایک امانت پر پناہ جیسا کہ تورات میں لکھا ہے کہ نبی اسرائیل
 اس بوقت موت کے صدمہ سے اور حضرت موسیٰ کی ناگہانی جلائی
 سے پالیں جن تک نہ رہی ایسا ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے
 ساتھ معاملہ ہوا اور علیہ کے واقعہ کی وقت تمام عواری تشریف
 گئے اور ایک دن میں سے مرتد ہی ہو گیا۔
 سوائے عزیز و احبکہ قدیم سے سنتہ اندھی ہے کہ خدا تعالیٰ
 دو قدریں دکھاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال
 کر کے دکھلا دے۔ سوا ب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم
 سنت کو ترک کر دیوے اس لئے تم میری اس بات سے جو میو تھما ہے
 پاس بیان کی نگین مت ہو اور تمہارے دل پر نشان ہونو چاہیں
 کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور
 اس کا آتما تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت
 تک منقطع نہیں ہوگا اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب
 تک میں نہ جاؤں لیکن جب میں جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری
 قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہیگی
 جیسا کہ خدا کا برائین اصحاب میں وعدہ ہے اور وہ وعدہ میری
 ذات کی نسبت نہیں ہے بلکہ تمہاری نسبت یہ وعدہ جیسا کہ
 خدا فرماتا ہے کہ میں اس جماعت کو جو میرے پر میں قیامت
 تک دوسرے دن پر غلبہ دوں گا۔ سو ضرور ہے کہ تم پر میری مہربانی
 کا دن آوے تا بعد اس کے وہ دن آوے جو دائمی وعدہ کا دن
 ہو وہ ہمارا خدا وعدوں کا سچا اور خدا دارا صادق خدا ہے
 وہ سب کچھ تمہیں دکھائیگا جس کا اوسنے وعدہ فرمایا۔ اگرچہ یہ دن
 دنیا کے آخری دن ہیں اور بہت بلائیں ہیں جن کے نزول کا
 وقت ہم پر ضرور ہے کہ یہ دنیا قائم ہے۔ جب تک وہ تمام آئیں
 پوری نہ ہو جاویں جن کی خدا نے خبر دی۔ میں خدا کی طرف سے ایک
 قدرت کے ننگ میں ظاہر ہوا اور میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں
 اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر
 ہونگے سو تم خدا کی قدرت ثانی کے انتظار میں لکھے ہو کہ دعا
 کرتے رہو اور چاہیے کہ ہر ایک صالحین کی جماعت ہر ایک ملک
 میں اس کے لئے دعا مانگے کہ میں بارہوی قیامت آسان
 نازل ہوں اور نہیں دکھاؤں کہ تمہارا خدا ایسا قادر خدا ہے
 اپنی موت کو قریب سمجھو۔ تم نہیں جانتے کہ کس وقت وہ گہری
 آجائیگی۔
 اور چاہیے کہ جماعت کے بزرگ نفس پاک رکھتے ہیں میرے
 نام پر جو کچھ لوگوں سے بیعت لینا۔ خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان
 کے لئے لوگوں کا انتخاب ہونوں کی اتفاق رائے پر ہوگی پس

تمام رسولوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا اور پ
 اور کیا ایسا وہاں سب کو جو ایک فطرت رکھتے ہیں۔ توحید کی طرف
 کھینچے۔ اور اپنی بندوں کو دین واحد پر جمع کرے یہی خدا
 کا مقصد ہے جس کے لئے میں دنیا میں بھیجا گیا سو تم اس مقصد کی
 پیروی کرو۔ مگر نرمی اور اخلاق اور عافیت پر زور دینے سے اور
 جب تک کوئی خدا سے رخص القدس پاک کھڑا نہ ہو سب میرے بعد ملک
 کام کرو۔

اب ظاہر ہے کہ حضرت اقدس یسوع موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی
 وفات کے متعلق عبارت مندرجہ بالا میں جو کچھ تحریر فرمایا۔ وہی ظہور میں
 آیا۔ پس حضرت یسوع موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت چوتھی
 دوسری دلیل ہے۔

(۳) حضرت یسوع موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر آپ کی وفات سے پہلے
 جو تفصیلات اس واقعہ کے متعلق وحی الہی کے ذریعہ کوئی گئیں
 ان پر نظر ثانی سے نہایت شگرت تشریف آویزاں ہیں تا آج
 پیدا ہوئی ہے اور میں حیث المجموع عقل اس بات پر قطع واجب کہ
 ہی۔ کہ حضرت میرزا صاحب مغفور قطعاً اور یقیناً مرسل و مامور میں نہ
 تہ اور وہ تفصیلات حسب ذیل ہیں۔

اخیر بدینہ۔ مودفہ۔ راجح شنبہ ۶ خدا کی تازہ وحی

۴ ماہ میں شنبہ ۶۔ روز شنبہ۔ الہام

(۱) اِنَّمَا يَدْعُو اللَّهَ لِيَذْهَبَ عَنْكُمُ الرِّجْسُ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ
 تَطْهِيرًا۔ تفسیر یہ ہوئی کہ اے اہل خانہ خدا تمہارا امتحان کرنا چاہتا ہے
 تا معلوم ہو کہ تم اس کے ارادوں پر ایمان رکھتے ہو یا نہیں اور تا وہ
 اہل بیت تمہیں پاک کرے جیسا حق ہو پاک کرے گا اور پھر انہیں کی طرف
 اشارہ کرے کہ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ۔ (۲) ہے تو ہماری مگر خدا ہی امتحان قبول کرے
 اور پھر الہام ہوا۔ (۳) يَا أَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ
 لے لوگو! اتنا پسندت کی پرستش کرو۔ وہ خدا جس نے تمہیں

بقیہ ماشیہ کامل نمبر ۲۔ جس شخص کی نسبت چالیس من اتفاق کرے کہ کو
 اس بات کے لائق ہے کہ میرے نام پر لوگوں سے بیعت کرے وہ بیعت لینو کا حجاز
 ہوگا اور چاہیے کہ وہ اپنے تئیں دو سو دن کیسے نمونہ بنا دے چاہیے
 خبر دی ہو کہ میں تیری جماعت کے لئے تیری ہی ذریت سے ایک شخص کو قائم
 کروں گا اور اس کو اپنی قرب اور وحی سے مخصوص کروں گا اور اس کو ذریعہ سے
 حق ترقی کر دے گا اور بہت سے لوگ سچائی قبول کریں گے اور ان کے منظر پر
 اور تمہیں یاد رہے کہ ہر ایک کی شناخت اس کی وقت میں ہوئی ہو اور قبل از
 ممکن ہے کہ وہ معمولی انسان دکھائی دے یا بعض وہ ہو کہ دینے والا خدائے
 کی وجہ سے قابل اعزاز ہے جیسا کہ قبل از وقت ایک کامل انسان
 بننے والا ہی بیٹ میں صرف ایک لفظ یا علقہ ہوتا ہے۔ مذہب

تہیں پیدا کیا۔ اس میں یہ تعلیم ہوئی کہ اسے اہل بیت کسی دوسرے کو تکلیف کا دعوت بنا دی خدا ترانہ کفیل و رازق ہے جس نے تجھے پیدا کیا اور پھر الہام ہوا۔

(۱) یا ایہا الناس اتقوا ربکم اللہ خلقکم۔ ترجمہ یہ ہے کہ اے اہل بیت خدا سے ڈرو اور اس کی مرضی کے خلاف کوئی کام نہ کرو اور نہ کوئی بات مومنہ سے لکنا و دی خدا ہے۔ جس نے تمہیں پیدا کیا اور پھر میری طرف سے بطور حکایت الہام ہوا۔

(۲) اے میرے اہل بیت خدا تمہیں شر سے محفوظ رکھے اور مجھے مخاطب کر کے الہام ہوا۔

(۳) ہمت متی وانا عندک انت الذی طارانی دوحہ یعنی تو مجھ سے ظاہر ہوا اور میں اس زمانہ میں تجھ سے ظاہر ہوں اور میں تو وہ ہے جسکی روح نے میری طرف پرواز کیا

اخبار بدر نمبر ۱۲ مورخہ ۱۴ ربیع الثانی ۱۴۰۶

خدا کی تازہ وحی ۱۴ ربیع الثانی ۱۴۰۶ عجب تم ان متوقدا کی تم تعجب کرتے ہو کہ تم موت کا شکار ہو جاؤ۔ (۱۲) ان کی لاش کفن میں لپیٹ کر لئے ہیں۔

۱۲۔ ربیع الثانی ۱۴۰۶ عیسیٰ علیہ السلام متوفیہ ودا فک الی

ریویو نمبر ۱۱ جلد ۱۰ بابہ نومبر ۱۹۰۶

۱۔ موت قریب ۲۔ ریویو نمبر ۱۱ جلد ۱۰ بابہ نومبر ۱۹۰۶ صفر ۴۰۔ روایہ الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام ۳۔ دسمبر ۱۹۰۶ عہد (۱۳) حرام کہ وقت قریب دیکر رسید (۱۴) ستائیس کہ ایک واقعہ (۱۵) چارے متعلق (۱۶) اللہ خیر و باقی (۱۷) خوشیاں سنائیں گے۔

۱۸۔ اہل بیت علیہم السلام ۱۹۔ اہل بیت علیہم السلام ۲۰۔ اہل بیت علیہم السلام کو مخاطب فرما کر آپ کی وفات قریب ہونے کی متواتر خبریں دین اور واقعہ وفات کی وجہ سے جو حضرت اقدس کی تدفین و خلافت و تجدید بیعت کا واقعہ ایک ہی دن پیش آئے نہ آلا تھا۔ اس کی تاریخ تیس بتلائی اور مومنوں کو یوں تسلی دی کہ اگرچہ رسول فوت ہو جائے۔ مگر تم غم نہ کرو۔ کیونکہ اس جس کو اس سلسلہ کا چلانا منظور ہے۔ وہ باقی رہیگا اور مخالفوں کی حالت کی نسبت یہ پیشگوئی زمانی کہ خوشیاں سنائیں گے۔ چنانچہ خداوند عالم الغیب نے جیسا فرمایا تھا بے کم و کاست ویسا ہی وقوع میں آیا۔

تفصیلات سند رجحان بالا کے بعد حضرت اقدس کو فاضل تاریخ وفات ایک روایہ میں اس طرح بتلائی گئی۔

ریویو نمبر ۱۲ جلد ۱۰ ٹائیل بیچ

۵۔ جنوری ۱۹۰۶ء۔ مرحوم امیر خان کی بیوہ جس میں اس خاوند فوت ہوا۔ میں نے دیکھا کہ اس کی بیوہ کی پیشانی پر ۵ یا ۶ یا ۷ کا عدد لکھا ہوا ہے۔ میں نے وہ مشاہد کیا اور اس کی پیشانی پر ۷ کا عدد لکھ دیا ہے۔

اس روایہ میں امیر خان سے مراد سردار اور قوم کا نام ہے جس سے مقصود فی الحقیقت ذات ستودہ صفات امام مہم علیہ الصلوٰۃ والسلام ہے۔ پھر دیکھا گیا کہ اس سردار کی پیشانی پر ۵ یا ۶ یا ۷ کے واقعہ کو ۵ یا ۶ یا ۷ کے اعداد سے تعلق ہے۔ مگر اس میوی کا خاوند جسد بن فوت ہو گا اس کو اصلی تعلق ۷ کے عدد سے جو چنانچہ ایسا ہی واقع ہوا۔ حضرت امام مہم علیہ الصلوٰۃ والسلام ۲۵۔ مئی ۱۹۰۶ کو بیمار ہوئے۔ ۲۶۔ کو آپ نے وفات پائی اور ۲۷۔ کو آپ دفن کئے گئے۔ ذیل کے الہامات میں حضرت اقدس کو مقام وفات بھی بتایا گیا۔

الحکم نمبر ۲ جلد ۱۰ مورخہ ۱۰ جنوری ۱۹۰۶

۱۷۔ جنوری ۱۹۰۶ء (۱۳) ہم کہیں مریں گے یا مدینہ میں (۱۴) ایک یہ ہے میں نے قبل از موت کی فتح نصیب ہو گئی۔ دشمنوں کو قہر کے ساتھ منسوب کیا گیا تھا۔ اسی طرح دشمن قہری نشانوں سے مغلوب کئے جائیں گے۔ دوسرے معنی یہ ہیں کہ قبل از موت مانی فتح نصیب ہو گئی کہ خود بخود دل لوگوں کے بارے میں اہل ہو جائیں گے۔ اب تیسری بات یہ ہے کہ ہم کہیں مریں گے یا مدینہ یا دمشق یا یوں کہو کہ خداوند خدا کی فعلی شہادت سے یہ ثابت ہوئے۔ کہ مکہ سے مراد قادیان (۱۵) مدینہ احمدیہ بلڈنگ لاہور کیونکہ الہام میں اس بات کی طرف صاف اشارہ پایا جاتا ہے۔ کہ جس طرح حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے وطن مکہ میں فوت نہیں ہوئے بلکہ اپنے انصار کے شہر یعنی مدینہ میں فوت ہوئے اسی طرح یہ بروز محمدی علیہ الصلوٰۃ والسلام قادیان میں فوت نہیں ہو گا۔ بلکہ ایسے شہر میں فوت ہو گا۔ جہاں اس کے انصار رہتے ہوں۔

روایہ الہام سند رجحان اس کے نزدیک

اخبار بدر نمبر ۱۰ جلد ۱۰ مورخہ ۱۲ ربیع الثانی ۱۴۰۶

روایہ الہامات حضرت مسیح موعود ۱۴ ربیع الثانی ۱۴۰۶ عہد "تاکیدہ" فرمایا اس کو متعلق

کوئی تعلیم نہیں ہے۔ پھر خود کی من دیکھا۔ کہ جنازہ آتا ہے۔ اس الہام میں تاکہ وہ سے مراد وہ نام کو صحت جہاں آپکے وفات پانا پہلے بتایا گیا ہے یعنی احمدیہ بلڈنگ لاہور ساتھ ہی جنازہ آتے ہوئے دیکھنا اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ جس جگہ وفات ہوگی۔ وہیں سے جنازہ قادیان لایا جاویگا۔ کیونکہ آپ کے قادیان میں یہ خواب دیکھا تھا کہ جنازہ آتا ہے پھر چونکہ لاہور سے بلڈنگ لاہور میں لائی ہوئی ہے اور اس کے بعد صندوق سے لگا کر صرف کفن میں لیے ہوئے قادیان تک انیالی تھی۔ اس لئے راجح مشاعرہ کو الہام ہوا تھا کہ ان کی لاش کفن میں لپیٹ کر لئے ہیں۔ اس الہام کا ترجمہ ہم اوپر لکھا آئے ہیں۔ پھر چونکہ قادیان آپکے وطن ہے اور وہاں دفن کئے جائے گا بھی چنانچہ اس لئے تاکہ "الہام دوبارہ ہوا۔ دیکھو

اخبار بدر نمبر ۱۵ جلد ۱۰ مورخہ ۱۶ اپریل ۱۹۰۶

خدا کی تازہ وحی ۱۶ تاکہ وہ "قریبی جگہ آپ کو قادیان میں کشتی طوبہ پہنچے گی کہادی گئی تھی چنانچہ اس کا مفصل ذکر وصیت مورخہ ۲۰۔ دسمبر ۱۹۰۶ عہد محولہ الامین بصاحت تمام بیچ ہے اور وہ جگہ مقبرہ نبوی میں داخل ہے جس سے مخالفین کو بھی انکار نہیں ہو سکتا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو یہ بھی خدا کی طرف سے بتایا گیا تھا کہ آپ کی بیماری سے فوٹ ہوں گے۔ چنانچہ

اخبار الحکم نمبر ۱۵ جلد ۱۰ مورخہ ۱۰ اکتوبر ۱۹۰۶

۹۔ اکتوبر ۱۹۰۶ء میں نے آج رات خواب میں دیکھا کہ میرا بھائی غلام قادر مرحوم ایک مضبوط گھوڑے پر سوار ہوا اور میں نے خیال کیا کہ یہ فرشتہ ہے اور لفظ قادر کی مناسبت سے اس شکل پر ظاہر ہوا ہے اور میں اس کے آگے اس قدر دور تھا ہوں کہ گھوڑا پیچھے رہ جاتا ہے اس کے بعد ہم شہر میں داخل ہو گئے اور وہ فرشتہ جو میرے بھائی کی شکل پر تھا گھوڑے پر سے اتر آیا اور اس کے ہاتھ میں ایک نایاب ہے اور ایک مضبوط سپاہی قوی میکل شکل میں ہے اور ہم نے شہر میں ایک طرف جائیگا ارادہ کیا گیا کہ کوئی کام ہے یا کوئی خدمت ہے جو اس فرشتہ نے بجا لانی ہے بعد اس کے الہام ہوا۔ اے عبدالحکیم خدا تعالیٰ تجھے ہر ایک فرسے بجا دے، انداز ہونے اور مخلص ہونے اور مجنوم ہونے سے اور میرے دل میں ڈال دے کہ عبدالحکیم میرا نام رکھا گیا کہ خلاصہ طلب ہے کہ خدا تعالیٰ کی حکمت و مصلحت نہیں چاہتی کہ ان بیماریوں سے کوئی بیماری میرے لئے لاحق حال ہو کیونکہ

اس میں شہادت اہل ہے

غرض اس روایہ میں حضرت اقدس مسیح موعود و ملاح کو
یہ شہادت دی گئی کہ آپ کو کوئی ایسی بیماری نہیں ہوگی جو باعث شہادت
اعدا ہو چنانچہ بعضہ تعالیٰ آپ اس قسم کی بیماری سے محفوظ رکھ
صلحت سے پہلے پھر کچھ کا حکم خدا تعالیٰ کی طرف سے
حضرت اقدس کو کہیں ہو چکا۔ اور قبل از قادمین کو تسلیم دی گئی
اور اسی ہی محبت بندائی گئی چنانچہ یہ اہل اہل اخبار بدین نمبر ۲۱ جلد
۱۰ مئی ۱۹۰۷ء میں اس طرح درج ہوئے۔

خدا کی تائید دہی - ۹ مئی ۱۹۰۷ء - الرحیل ثم الرحیل
۱۰ مئی ۱۹۰۷ء - درودت مونسوا

اب ان تمام الہامات و واقعات و دلائل پر غور کرنے سے
بہر کسی منصف مزاج خدا ترس آدمی کو اس بات سے انکار نہیں ہو سکتا
کہ یہ فیصلہ صفاً غیر تعلیم و غیر عالم الغیب خداوند تعالیٰ ہی نے حضرت
اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دی تھیں اور اس لئے عقل سلیم
نزدیک اس بات میں کچھ شک باقی نہیں رہتا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ
والسلام امام مانی ہوں وانی مویہ من السماء اور ماموسن اللہ تھے جس جو
لوگ ان کے ساتھ شوقی و عاشقانہ پیش آئے اور تکیف و تدبیل پر کمر بستہ
ہو کر گئے اور ان کی شہادت زبان پر لگے ہیں وہ سچائی اور انسانیت
کا خزانہ رکھنے والے اور انی جانوں پر آپ تم ڈالتے ہیں مگر وہ خوب یاد رکھیں کہ ان
کی ایسی بے ہودہ کارروائیوں سے خدا کے اس پائیدار و مقدس رسول کے
دامن تقدس پر کوئی بہتہ نہیں لگ سکتا۔ بلکہ وہ حضرت اقدس کے اس الہامات
کو کہ خوشیوں میں لگے گئے۔ اپنے ہاتھوں آپ پہنچا کرتے ہیں :-
فویل للمکذبین - یا حسرة علی العباد ما یا یتھممن
ہم رسول الہ کا خزانہ بہر لیستہن و ن۔

(۴) ایڈیٹر صاحب البشیر اٹا وہ - جو سلسلہ عالیہ احمدیہ
سخت مخالف ہیں اپنے پرچہ مورخہ ۲۴ جون ۱۹۰۷ء میں ایک آرٹیکل
بعض ان حضرت اقدس میرزا صاحب کی وفات تحریر فرماتے ہیں اس
آرٹیکل میں ایڈیٹر صاحب موصوف براہ صیہین احمدیہ کو ایک قابل قدر
تکلیف تسلیم کرتے ہیں اسی پر ان احمدیہ میں حضرت اقدس نے اپنے
یہ دو الہام بھی درج کئے ہیں (۱) انی جاعلک للناس اماماً
یعنی خدا تعالیٰ نے حضرت اقدس کو مخلص کر کے فرماتے ہیں کہ میں تجھے
لوگوں کا امام بناؤں گا۔ (۲) انی لکونیو - انی شیل کوئیو، لایج پارٹی
آف اسلام - یعنی میں تجھ سے محبت کرتا ہوں میں تجھے ایک بڑی محبت
اسلام کی دوں گا۔ یہ الہامات بھی جس طرح پورے ہوئے اس کا فوٹو بھی
ایڈیٹر صاحب آرٹیکل مذکورہ بالا میں اس طرح لکھتے ہیں :-

تاہم اس سے انکار نہیں ہو سکتا کہ حضرت اقدس اس زمانہ کے
نامور شاہ پر ہیں تھے۔ اس ترقی علوم و فنون کے زمانہ میں حقیقت

یہ امر کچھ حیرت انگیز نہیں ہے کہ ان کے کئی لاکھ راسخ الاعتقاد مرید
ایسے تھے جو ان کے ہر ایک حکم کو ہر ایک پیش گوئی کو وہی خیال کرتے
اور بلا جملہ و چراغ اس کو تسلیم کرتے تھے۔ ان مریدوں میں عوام
اناس اور جہلا پڑھے لکھے غریب و غنی عالم و فاضل اور سنی
تعلیم یافتہ غرض کہ ہر درجہ اور ہر حیثیت کے مسلمان موجود ہیں جو
دیکھ کر حضرت اقدس مریدانہ کو اپنے مریدوں میں حاصل تھا اور جو اثر
کہ حضرت اقدس کا اپنے مریدوں کی جماعت پر تھا۔ اس میں کچھ کلام
نہیں کہ ہندوستان کے مسلمانوں میں نہ تو اس قدر بولوی اور عالم
فاضل کو اپنے مریدوں مقتدوں پر تھا اور نہ کسی صوفی اور ولی
کالیہ مرید پر تھا اور نہ کسی لیڈر اور نہ کسی ریہارم کا اپنے
مقلدین پر جو کہ وہ مسلمانوں کی ایک جماعت کی پیشوا و امام ہر حق تھے
اور احتساب مجبور کرتے تھے کہ ہم ان کی عزت کریں اور ان کے انتقال
افسوس ظاہر کریں

اب ناظرین حضرت اقدس کے الہامات اور ایک مخالف کے
اقرارات پر غائر نظر ڈال کر انصاف فرمائیں کہ حضرت اقدس
کی یہ دونوں پیشگوئیاں کس صفائی سے پوری ہوئیں۔ ایڈیٹر
البشیر نے اس اقرار کو تو پھر ہمارے زبان سے تو بے ساختہ یہ ستر
نقل جاتا ہے۔

والفضل ما شہدت بہ الامعاء

(۵) حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات
آپ کی وفات کے متعلق جو ہم نے براہین احمدیہ و رسالہ وصیت و
اخبار بدین وغیرہ سے نقل کئے ہیں ان میں ایک صریح پیش گوئی بھی
موجود ہے کہ مخالفین آپ کی وفات پر آپ کو رسوا کرنے کی نیت سے
اعتراضات پیش کریں گے۔ مگر خدا تعالیٰ ان اعتراضات کو نیت
نا بود کر کے حضرت مسیح موعود کا پاک صاف و بری الذمہ ہونا ثابت
کر دیگا اب ذیل کے مضمون سے ظاہر ہو گا کہ یہ پیش گوئی بھی کس
صفائی سے پوری ہوئی۔

وقات مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر
مخالفین کے چند اعتراضات مع جوابات
اعتراضی نمبر ۱

ڈاکٹر عبدالحکیم ضلے مرزا صاحب کی وفات کی نسبت پیش گوئی
کی تھی۔ سو مرزا صاحب مرگے اور ڈاکٹر صاحب زندہ رہے۔ پس ڈاکٹر
صاحب کی پیش گوئی ٹھیک تھی۔

جواب - ڈاکٹر عبدالحکیم نے ۱۲ جولائی ۱۹۰۷ء کو مرزا صاحب کی
وفات کی بابت تین برس کی پیش گوئی کی تھی۔ پھر دوسری پیش گوئی
یہ کی تھی کہ چودہ مہینے میں فوت ہو جائیگا۔ ان دونوں پیش گوئیوں

کو ڈاکٹر نے خود مسخ کر دیا اور تیسری پیش گوئی میں لکھا کہ مرزا صاحب
۲۱ سالوں مضائقہ مرگتے کو فوت ہوں گے۔ پس ڈاکٹر عبدالحکیم
کی پیش گوئی بھڑکی نکلی۔ کیونکہ مرزا صاحب تا پنج مہینہ ڈاکٹر سے کوئی سوا دو ہفتہ
پہلے فوت ہوئے۔ ۲۶ مئی ۱۹۰۷ء کے روزانہ پیمہ اخبار اور انگریز
شہ ۱۹۰۷ء کے پرچہ اہل حدیث امرتسر میں بھی ڈاکٹر کی اس پیش گوئی کی نسبت
یہ رائے ظاہر کی گئی ہے کہ یہ پیش گوئی پوری نہیں ہوئی۔

اعتراضی نمبر ۲

مرزا صاحب نے پیش گوئی کی تھی کہ ڈاکٹر عبدالحکیم میری زندگی میں
مرجوا ہو گا۔ مگر مرزا صاحب مرگے اور ڈاکٹر صاحب اب تک زندہ ہیں اس لئے
مرزا صاحب کی پیش گوئی بھڑکی نکلی۔

جواب - حضرت اقدس مرزا صاحب نے کوئی ایسی پیش گوئی نہیں کی
تھی جس میں یہ لکھا تھا ہو کہ میں ڈاکٹر عبدالحکیم کی زندگی میں نہیں
مروں گا اور ڈاکٹر عبدالحکیم میری زندگی میں مرجاؤ گا۔ پس یہ اعتراض
سراسر لغو ہے۔ البتہ حضرت اقدس مرزا صاحب نے یہ پیش گوئی ضرور کی تھی
کہ خلیفہ دلت کی موت نہیں دیگا مگر ڈاکٹر عبدالحکیم عذاب اور
ذلت کی موت مر گیا۔ سو اس پیش گوئی کا ایک حصہ پورا ہو گیا۔ یعنی
حضرت اقدس سے ذلت کی موت نہیں پائی۔ بلکہ مطابق حدیث نبوی
شہادت کی موت پائی۔ یہ دوسرا حصہ اس پیش گوئی کا جو
عبدالحکیم کی موت کے متعلق ہے۔ وہ اپنے وقت پر انشاء اللہ پورا
ہو گا۔ تاہم غرض کہ یہی حکم حق و منتظرین کے لئے ہے۔
سے یہ دوسرا حصہ بھی پورا ہو گا کیونکہ ڈاکٹر کا... جھوٹا ثابت ہو جاتا
بھی ذلت کی موت مرنے سے کم نہیں۔

ناظرین کے مزید اطمینان کے لئے حضرت اقدس مرزا صاحب
کی وہ پیش گوئی اس مقام پر فقط بل فقط نقل کی جاتی ہے۔

ڈاکٹر عبدالحکیم کی نسبت حضرت اقدس
مرزا صاحب کی پیش گوئی

خدا کے مقبولوں میں قبولیت کے نمونے اور علامتیں ہوتی ہیں
اور وہ سلامتی کے شہزادے کہلاتے ہیں۔ ان پر کوئی غالب نہیں
آ سکتا۔ فرشتوں کی کچی ہوئی تلوار نیچے آگے

خدا تعالیٰ کا یہ فقرہ کہ وہ سلامتی کے شہزادے کہلاتے ہیں۔ یہ خدا تعالیٰ کی طرف
عبدالحکیم خان اس فقرہ کا روپہ کہ جو مجھے کاؤ بلڈ شہزادہ قرار دیکر کہتے ہیں کہ صلیب کے ستارے
شری زنا ہو جائیگا۔ کو ایسے کاذب ہیں اور وہ صاف کاذب ہیں اور وہ مصلح ہے اھل شر
اور خدا تعالیٰ اس کے رد میں فرماتا ہے کہ جو خدا کے خاص لوگوں۔ وہ سلامتی کے شہزادے
کہلاتے ہیں ذلت کا عذاب ذلت کی موت ان کو نہ ہوگی اگر ایسا ہو تو دنیا باہ
ہو جائے اور صادق اور کاذب میں کوئی امتزاج نہ رہے۔

ناظرین - ۱۵۔ اپریل ۱۹۷۰ء کے دعائیہ اشتہار کو
پڑھ کر: آسانی یا نتیجہ نکال سکتے ہیں۔ کہ حضرت ابراہیمؑ مزامنہ
کی اس دعار کا لب لباب یہ تھا کہ آپکا مومنین اللہ اور مسیح و عو
نونا دنیا پر ظاہر ہو جائے اور مولوی شہزادہ جو سچائی کا دشمن
اور حق کا اشد مخالف ہے۔ اس کو خدا کی طرف سے بڑھاپہ

وہ تو بزرگ سے مخالفت کی سزا ہے۔ سو یہ اصلی دعا آپ کی قبل ہو گئی۔ جیسا کہ آگے چل کر ناظرین کو معلوم ہو جائیگا۔ مگر یہ زائد شرط جو دعا کا کوئی اصل جزو نہیں یعنی یہ بات کہ مولوی شہار احمد آپ کی زندگی میں ہی فوت ہو جائے قبول نہیں ہوئی۔ کیونکہ یہ زائد شرط مصلحت الہیہ کے خلاف تھی جیسا کہ الہامات حضرت اقدس اور واقعات بالبعد ظاہر ہے۔

اب حکیم وحید قادر مطلق خداوند خدا کی قدرت قابل دید ہے۔ کہ اس نے اپنے برگزیدہ رسول کی عزت قائم رکھنے و صداقت ظاہر کرنے کے لئے ایک طرف تو شہار احمد کے دل میں یہ بات ڈال دی کہ اس نے ۲۶۔ اپریل ۱۸۷۷ء پر چہ اہل حدیث میں بحوالہ اشتہار مورخہ ۱۵۔ اپریل ۱۸۷۷ء یہ لکھ دیا کہ یہ دعا کسی صورت میں فیصلہ کن نہیں ہو سکتی۔ ۲۔ یہ تحریر تمہاری ہے مگر منظور نہیں۔ نہ کوئی دانا اسے منظور کر سکتا ہے۔

اور شہار احمد کے نائب اس جہان کے نیچے ایک نوٹ لکھوا دیا۔ جس پر شہار احمد نے کوئی جرح نہیں کی۔ وہ نوٹ یہ ہے۔ آپ اس وعوے میں قرآن شریف کے صریح خلاف کہہ رہے ہیں۔ قرآن تو کہتا ہے کہ بدکاروں کو خدا کی طرف سے مہلت ملتی ہے۔ سو من کان فی الضلالة فلیمد حبلہ الرحمن مدۃ ۱۷ (پ ۸) اور انما نملیٰ لہم لید و اوداۃ انما (پ ۹۶) اور دیمدہم فی طغیانہم یجھوہ (پ ۱۱۸) وغیرہ آیات تمہارے اس دلیل کی تکذیب کرتی ہیں۔ اور سو میں متعنا ہو لا و ابا رہم حنہ طلال علیہم العما (پ ۱۱۸) جن کے صاف ہی معنی ہیں کہ خدا تعالیٰ جو اسے دعا باز مفسد اور نافرمان لوگوں کو لمبی عمرین دیا کرتا ہے تاکہ وہ اس مہلت میں اور بھی بُرے کام کر لیں۔ یہ پر تم کیسے من گھڑت اصل بتلاتے ہو۔ ایسے لوگوں کو بہت عمر نہیں ملتی کیونکہ وہ دعوت توحید کرشن اور محمد اور احمد بلکہ خدا ہی کا ہے اور قرآن میں یہ آیات! ذالک بلعنہم من العلم۔

اب شہار احمد کے جواب اور اس کے نائب کے اس نوٹ سے یہ ثابت ہوا کہ شہار احمد نے اس طریق فیصلہ کو جو دعائیہ اشتہار مورخہ ۱۵۔ اپریل ۱۸۷۷ء میں حضرت اقدس نے پیش کیا تھا۔ منظور نہیں کیا۔ بلکہ بڑے خود قزاقی معیار کے مطابق اس کو شکوک بتایا اور پبلک کو یہ بتایا کہ اگر شہار احمد مرزا صاحب کی زندگی میں مر جائے۔ تو اس کا اس طرح جتنا مرزا صاحب کی سچائی کی دلیل نہیں ہو سکتا۔ بلکہ مرزا صاحب کے جوئے ہونے کی دلیل ہو سکتا ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ جو اسے دعا باز مفسد اور نافرمان

لوگوں کو لمبی عمرین دیا کرتا ہے۔

جب شہار احمد اور اس کے نائب مرزا صاحب کے جلد اور شہار احمد کی زندگی میں فوت ہو جائے کو ان کی سچائی کی دلیل نہیں رہا اور لمبی عمر پانے کی صورت میں اونچو چوٹا دعا باز مفسد۔ نافرمان بتایا تو خدا تعالیٰ نے اسی رنگ میں شہار احمد اور اس کے مصغیروں کو ذلیل کرنا پسند فرمایا۔ ثبوت اس کا یہ ہے۔ دوسری طرف حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام پر اشتہار مورخہ ۱۵۔ اپریل ۱۸۷۷ء کے بعد تاریخ ۱۲۔ اپریل ۱۸۷۷ء

یہ وہی نازل فرمائی۔ مبادیکم ایاتی فلا تستعجلون (ترجمہ) قریب ہے۔ میں تمہیں اپنے نشان دکھلاؤنگا پس تم جلدی نہ کرو۔ دیکھو اخبار بدینہ مورخہ ۲۵۔ اپریل ۱۸۷۷ء اس وحی میں نشانات دکھلانے کا تو وعدہ کیا گیا ہے مگر جلدی کی ممانعت کی گئی ہے۔ پس یہ صاف اشارہ اس بات پر کہ شہار احمد کیسے جو عذاب کی موت کی دعا کی گئی جو وہ میں پوری کر دکھلاؤنگا مگر ایسی جلدی نہیں جیسی تم نے دعا میں چاہی ہے یعنی تمہاری زندگی میں نہیں۔ اس کی وجہ یہی دوسرا الہام میں بتائی گئی اور وہ یہ ہے۔ کل یوم ہونی شان۔

یعنی ہمیشہ سوانقت کرنا لازمی امر نہیں ابتلا رہی درمیان میں دیکھو اخبار بدینہ مورخہ ۳۰۔ اکتوبر ۱۸۷۷ء مگر اس دعا سے جو آپ کی اصل غرض تھی اس کے پورا کرنے کی دوسرا الہامات میں آپ کو بشارت دی گئی اور وہ یہ ہیں۔ لایھد نہیہم و ذل من دب کیمیم۔ تیری بات تو یہی نہ جائے گی اور تو رکیم سے دیا جائیگا۔ وضعنا ہذا و ذلک الذی انقص

ظہرک و دفعنا لک ذکرک۔ دیکھو اخبار بدینہ مورخہ ۲۴۔ اکتوبر ۱۸۷۷ء پر منافعت کے انجام کی نسبت حسب ذیل الہام کی قیود دلائی۔ ۳۳۔ اگست ۱۸۷۷ء۔ اے اللہ! ان کے کفر اور خدا و صداقت من جیس اللہ میں الہم غضب من دہم۔ ترجمہ۔ تحقیق وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا اور خدا تعالیٰ کی راہ سے روکا ان کو ان کے رتب سے غضب ہو چوچا۔

غرض ۱۵۔ اپریل ۱۸۷۷ء دعا پر اشتہار کے بعد جب آپ کو یہ الہام پہنچا کہ مبادیکم ایاتی فلا تستعجلون۔ تو اس الہام سے متنبہ ہو کر حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مولوی شہار احمد وغیرہ کے مقابلہ میں ایک اعلان شائع کیا۔ جو اخبار بدینہ مورخہ ۲۶۔ جون ۱۸۷۷ء کے صفحہ ۱۱ میں درج ہے۔ اور وہ یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
اعلان
بار دوم

(من اعظم من افتری علی اللہ کذبا او کذب بایمانہم) انہیں کس ملک کے اکثر لوگ جو مولوی کہلاتے یا مہم ہونے کا دم مارنے میں جب خدا تعالیٰ کا کلام اور کوٹنا یا جاتا ہے تو کہتے ہیں کہ وہ افتر ہے انہیں لوگوں پر اتمام حجت کرنے کے لئے میں نے کتاب حقیقۃ الوحی مابین کی ہے کہ یہ لوگ ایسا کہیں گے۔ انہیں ایک فیصلہ کیسے ایک دن ہے اور ہر ایک قصہ قدر کے نزول کے لئے ایک رات ہے اس وقت میں غور کے طور پر خدا تعالیٰ کا ایک کلام ان لوگوں کے سامنے پیش کرتا ہوں

اور بالخصوص اس جگہ مخاطب میر مولوی ابوالوفا شہار احمد امرت سری اور مولوی عبد الجبار اور عبد الواحد اور عبد الحق غازی نم امرت سری اور جعفر علی لاہوری اور ڈاکٹر عبد الحکیم فل اسٹنٹ سرجن ٹراوڑی ملازم ریاست پٹیہا میں اور وہ کلام یہ ہے۔ کہ خدا تعالیٰ نے مجھ کو مخاطب کر کے فرمایا ہے۔ اے احافظک کل من فی الدار و احافظک خاصتہ۔ ترجمہ اس کا بموجب تعظیم الہی یہ ہے۔ کہ میں ہر ایک شخص کو جو تیرے گھر کے اندر یا باہر سے بچاؤنگا اور خاص کر تجھے۔ چنانچہ گیارہ برس اس پیشگوئی کی تصدیق ہو چکی ہے اور میں اس کلام کے ثواب اللہ سے پراسیاسی ایمان لانا ہوں جیسا کہ خدا تعالیٰ کی تمام کتب مقدسہ اور بالخصوص قرآن شریف پر اور میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ خدا کا کلام ہے۔ پس اگر کوئی شخص مذکورہ بالا اشخاص میں سے یا جو شخص ان کا ہم رنگ ہو یہ اعتقاد رکھتا ہو کہ یہ انسان کا افسوس خدا کا جیسا کہ میں ہی قسم لگا کر کہتا ہوں کہ یہ خدا کا کلام ہے۔ و لعنة اللہ علی من افتری علی اللہ۔

اور میں اُس پر کہتا ہوں کہ خدا اس راہ سے کوئی فیصلہ کرے اور یاد رہے کہ میرے کسی کلام میں یہ الفاظ نہیں ہیں۔ کہ ہر ایک شخص جو بیعت کرے وہ طاعت سے محفوظ رہے گا بلکہ یہ ذکر ہے کہ والذین امنوا ولم یلبسوا ایمانہم بظلم اولئک ہم الامن و ہم ممتدرف۔ پس کامل پیر دی کرنا اور سبک ظلم سے بچنا وہ جس کا علم معنی خدا کو ہے بجائے جائیں گے اور اگر وہ لوگ طاعت سے تنہید ہو کر شہادت کا باہر پادین گو اور طاعت ان کے لئے تخصیص اور تطہیر کا موجب ہوگی اب میں وہ کہتا ہوں کہ اس میری تحریر کے مقابلہ

بغض تکذیب کین قسم کھاتا ہو مگر یہ امر ضروری ہے
کہ اگر ایسا کذب اس کلام کو خدا کا کلام نہیں سمجھتا تو آپ
بھی دعویٰ کرے کہ میں بھی طاعون سے محفوظ

رہوں گا اور مجھ پر خدا کا کی طرف سے یہ الہام ہوا ہے
تو ایک کے کہ افتر کی کیا جزا ہے۔ والسلام علی من اتبع الهدی

الراقم خاکسار مرزا غلام احمد

اس اعلان کے مصنف کا نام ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعودؑ
طریق فیصلہ مندرجہ اشتہار دعائیہ مورخہ ۱۵۔ اپریل سنہ ۱۳۵۵ھ
حسب ایس کے الہی قائم نہیں رہے اور اسی لئے آپ نے اس اعلان
میں تحریر فرمایا کہ میں امید کرتا ہوں کہ خدا اس راہ سے کوئی
فیصلہ کرے پس اب انصاف کسی معترض کو یہ حق حاصل نہیں ہو
سکتا کہ اشتہار دعائیہ مورخہ ۱۵۔ اپریل سنہ ۱۳۵۵ھ کی بنا پر حضرت

اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اعتراض کا نشانہ بنائی
ظاہر ہے کہ اگر حضرت اقدس اسی طریق فیصلہ مندرجہ اشتہار دعائیہ
پر قائم رہتے تو پھر اس کے چند روز بعد ہی دوسرا طریق فیصلہ
جس میں مولوی ثناء اللہ کو بالخصوص اور سب سے پہلے مخاطب کیا تو
کیوں پیش کرتے۔

پھر ایک اور لطیف نازک بات جو اس دوسرے طریق فیصلہ
مندرجہ اعلان مطبوعہ ۶ جولائی سنہ ۱۳۵۵ھ سے ظاہر ہوتی ہے وہ
یہ ہے کہ آپ نے اس اعلان میں یہ تو تحریر فرمایا کہ میں وحی الہی کے
مطابق ان سے محفوظ مانا گیا ہوں۔ ثناء اللہ وغیرہ جو اسکو
وحی الہی نہیں سمجھتے اگر قسم کھا کر یہ کہیں کہ یہ انسانی افتر ہے تو
میں اس پر کہتا ہوں کہ خدا اس راہ سے کوئی فیصلہ کرے گا
اس اعلان میں یہ نہیں لکھا کہ ثناء اللہ وغیرہ اگر قسم کھا کر یہ کہیں
کہ یہ وحی الہی نہیں انسانی افتر ہے تو وہ میری زندگی میں ہی
طاعون کی موت سے مر جائیں گے اس قطعی طور پر ثابت ہوتا
ہے کہ آپ نے شرط مندرجہ اشتہار ۱۵۔ اپریل سنہ ۱۳۵۵ھ یعنی اس
امر سے کہ ثناء اللہ میری زندگی میں ہی عذاب کی موت سے پاک
ہو جائے گا جو ع کہ لیا تھا۔ مگر مولوی ثناء اللہ اس وقت کے حضور
پر جو ۲۶۔ اپریل سنہ ۱۳۵۵ھ کے پرچہ اہل حدیث میں چھپا تھا یعنی
اس بات پر کہ خدا تعالیٰ جو بڑے دغا باز۔ مفسد اور نافرمان لکھو
کو لمبی عمریں دیا کرتا ہے۔ قائم رہا۔ پس حضرت اقدس مرزا صاحب
کی موت اور ثناء اللہ کے زندہ رہنے سے ثابت ہو گیا کہ

ثناء اللہ اپنے افتر کے مطابق آپ پر جبراً دغا باز مفسد
اور نافرمان ہے اب ثناء اللہ کو چاہیے کہ اس مفسد کو درجہ
زبان کرے۔

میں الزام اور کو دیتا تھا قصور اپنا کھل آیا
اس مضمون کے ختم ہونے سے پیشتر اخبار بدر الرحیل
میں میرے پاس پہنچ گیا۔ اخبار مذکور میں اعلیٰ معنی جو صاحب
ایڈیٹر اخبار بد نے بھی مضمون کے اعتراضات کے جوابات
تحریر فرمائے ہیں ان کا مناسب مقام سمجھ کر لبقیہ اعتراضات اور
ان کے جوابات اخبار مذکور سے ذیل میں نقل کئے جا رہے ہیں

اعتراض نمبر ۵ مرزا صاحب کی پیشگوئی حقیقتہً الہی
میں بھی ہے کہ میری عمر اسی سال سے
چار پانچ برس کم یا چار پانچ برس زیادہ ہوگی مگر مرزا صاحب نے
مورخہ ۶۔ ۷۔ ۸۔ ۹۔ ۱۰۔ ۱۱۔ ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰۔ ۲۱۔ ۲۲۔ ۲۳۔ ۲۴۔ ۲۵۔ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹۔ ۳۰۔ ۳۱۔ ۳۲۔ ۳۳۔ ۳۴۔ ۳۵۔ ۳۶۔ ۳۷۔ ۳۸۔ ۳۹۔ ۴۰۔ ۴۱۔ ۴۲۔ ۴۳۔ ۴۴۔ ۴۵۔ ۴۶۔ ۴۷۔ ۴۸۔ ۴۹۔ ۵۰۔ ۵۱۔ ۵۲۔ ۵۳۔ ۵۴۔ ۵۵۔ ۵۶۔ ۵۷۔ ۵۸۔ ۵۹۔ ۶۰۔ ۶۱۔ ۶۲۔ ۶۳۔ ۶۴۔ ۶۵۔ ۶۶۔ ۶۷۔ ۶۸۔ ۶۹۔ ۷۰۔ ۷۱۔ ۷۲۔ ۷۳۔ ۷۴۔ ۷۵۔ ۷۶۔ ۷۷۔ ۷۸۔ ۷۹۔ ۸۰۔ ۸۱۔ ۸۲۔ ۸۳۔ ۸۴۔ ۸۵۔ ۸۶۔ ۸۷۔ ۸۸۔ ۸۹۔ ۹۰۔ ۹۱۔ ۹۲۔ ۹۳۔ ۹۴۔ ۹۵۔ ۹۶۔ ۹۷۔ ۹۸۔ ۹۹۔ ۱۰۰۔ ۱۰۱۔ ۱۰۲۔ ۱۰۳۔ ۱۰۴۔ ۱۰۵۔ ۱۰۶۔ ۱۰۷۔ ۱۰۸۔ ۱۰۹۔ ۱۱۰۔ ۱۱۱۔ ۱۱۲۔ ۱۱۳۔ ۱۱۴۔ ۱۱۵۔ ۱۱۶۔ ۱۱۷۔ ۱۱۸۔ ۱۱۹۔ ۱۲۰۔ ۱۲۱۔ ۱۲۲۔ ۱۲۳۔ ۱۲۴۔ ۱۲۵۔ ۱۲۶۔ ۱۲۷۔ ۱۲۸۔ ۱۲۹۔ ۱۳۰۔ ۱۳۱۔ ۱۳۲۔ ۱۳۳۔ ۱۳۴۔ ۱۳۵۔ ۱۳۶۔ ۱۳۷۔ ۱۳۸۔ ۱۳۹۔ ۱۴۰۔ ۱۴۱۔ ۱۴۲۔ ۱۴۳۔ ۱۴۴۔ ۱۴۵۔ ۱۴۶۔ ۱۴۷۔ ۱۴۸۔ ۱۴۹۔ ۱۵۰۔ ۱۵۱۔ ۱۵۲۔ ۱۵۳۔ ۱۵۴۔ ۱۵۵۔ ۱۵۶۔ ۱۵۷۔ ۱۵۸۔ ۱۵۹۔ ۱۶۰۔ ۱۶۱۔ ۱۶۲۔ ۱۶۳۔ ۱۶۴۔ ۱۶۵۔ ۱۶۶۔ ۱۶۷۔ ۱۶۸۔ ۱۶۹۔ ۱۷۰۔ ۱۷۱۔ ۱۷۲۔ ۱۷۳۔ ۱۷۴۔ ۱۷۵۔ ۱۷۶۔ ۱۷۷۔ ۱۷۸۔ ۱۷۹۔ ۱۸۰۔ ۱۸۱۔ ۱۸۲۔ ۱۸۳۔ ۱۸۴۔ ۱۸۵۔ ۱۸۶۔ ۱۸۷۔ ۱۸۸۔ ۱۸۹۔ ۱۹۰۔ ۱۹۱۔ ۱۹۲۔ ۱۹۳۔ ۱۹۴۔ ۱۹۵۔ ۱۹۶۔ ۱۹۷۔ ۱۹۸۔ ۱۹۹۔ ۲۰۰۔ ۲۰۱۔ ۲۰۲۔ ۲۰۳۔ ۲۰۴۔ ۲۰۵۔ ۲۰۶۔ ۲۰۷۔ ۲۰۸۔ ۲۰۹۔ ۲۱۰۔ ۲۱۱۔ ۲۱۲۔ ۲۱۳۔ ۲۱۴۔ ۲۱۵۔ ۲۱۶۔ ۲۱۷۔ ۲۱۸۔ ۲۱۹۔ ۲۲۰۔ ۲۲۱۔ ۲۲۲۔ ۲۲۳۔ ۲۲۴۔ ۲۲۵۔ ۲۲۶۔ ۲۲۷۔ ۲۲۸۔ ۲۲۹۔ ۲۳۰۔ ۲۳۱۔ ۲۳۲۔ ۲۳۳۔ ۲۳۴۔ ۲۳۵۔ ۲۳۶۔ ۲۳۷۔ ۲۳۸۔ ۲۳۹۔ ۲۴۰۔ ۲۴۱۔ ۲۴۲۔ ۲۴۳۔ ۲۴۴۔ ۲۴۵۔ ۲۴۶۔ ۲۴۷۔ ۲۴۸۔ ۲۴۹۔ ۲۵۰۔ ۲۵۱۔ ۲۵۲۔ ۲۵۳۔ ۲۵۴۔ ۲۵۵۔ ۲۵۶۔ ۲۵۷۔ ۲۵۸۔ ۲۵۹۔ ۲۶۰۔ ۲۶۱۔ ۲۶۲۔ ۲۶۳۔ ۲۶۴۔ ۲۶۵۔ ۲۶۶۔ ۲۶۷۔ ۲۶۸۔ ۲۶۹۔ ۲۷۰۔ ۲۷۱۔ ۲۷۲۔ ۲۷۳۔ ۲۷۴۔ ۲۷۵۔ ۲۷۶۔ ۲۷۷۔ ۲۷۸۔ ۲۷۹۔ ۲۸۰۔ ۲۸۱۔ ۲۸۲۔ ۲۸۳۔ ۲۸۴۔ ۲۸۵۔ ۲۸۶۔ ۲۸۷۔ ۲۸۸۔ ۲۸۹۔ ۲۹۰۔ ۲۹۱۔ ۲۹۲۔ ۲۹۳۔ ۲۹۴۔ ۲۹۵۔ ۲۹۶۔ ۲۹۷۔ ۲۹۸۔ ۲۹۹۔ ۳۰۰۔ ۳۰۱۔ ۳۰۲۔ ۳۰۳۔ ۳۰۴۔ ۳۰۵۔ ۳۰۶۔ ۳۰۷۔ ۳۰۸۔ ۳۰۹۔ ۳۱۰۔ ۳۱۱۔ ۳۱۲۔ ۳۱۳۔ ۳۱۴۔ ۳۱۵۔ ۳۱۶۔ ۳۱۷۔ ۳۱۸۔ ۳۱۹۔ ۳۲۰۔ ۳۲۱۔ ۳۲۲۔ ۳۲۳۔ ۳۲۴۔ ۳۲۵۔ ۳۲۶۔ ۳۲۷۔ ۳۲۸۔ ۳۲۹۔ ۳۳۰۔ ۳۳۱۔ ۳۳۲۔ ۳۳۳۔ ۳۳۴۔ ۳۳۵۔ ۳۳۶۔ ۳۳۷۔ ۳۳۸۔ ۳۳۹۔ ۳۴۰۔ ۳۴۱۔ ۳۴۲۔ ۳۴۳۔ ۳۴۴۔ ۳۴۵۔ ۳۴۶۔ ۳۴۷۔ ۳۴۸۔ ۳۴۹۔ ۳۵۰۔ ۳۵۱۔ ۳۵۲۔ ۳۵۳۔ ۳۵۴۔ ۳۵۵۔ ۳۵۶۔ ۳۵۷۔ ۳۵۸۔ ۳۵۹۔ ۳۶۰۔ ۳۶۱۔ ۳۶۲۔ ۳۶۳۔ ۳۶۴۔ ۳۶۵۔ ۳۶۶۔ ۳۶۷۔ ۳۶۸۔ ۳۶۹۔ ۳۷۰۔ ۳۷۱۔ ۳۷۲۔ ۳۷۳۔ ۳۷۴۔ ۳۷۵۔ ۳۷۶۔ ۳۷۷۔ ۳۷۸۔ ۳۷۹۔ ۳۸۰۔ ۳۸۱۔ ۳۸۲۔ ۳۸۳۔ ۳۸۴۔ ۳۸۵۔ ۳۸۶۔ ۳۸۷۔ ۳۸۸۔ ۳۸۹۔ ۳۹۰۔ ۳۹۱۔ ۳۹۲۔ ۳۹۳۔ ۳۹۴۔ ۳۹۵۔ ۳۹۶۔ ۳۹۷۔ ۳۹۸۔ ۳۹۹۔ ۴۰۰۔ ۴۰۱۔ ۴۰۲۔ ۴۰۳۔ ۴۰۴۔ ۴۰۵۔ ۴۰۶۔ ۴۰۷۔ ۴۰۸۔ ۴۰۹۔ ۴۱۰۔ ۴۱۱۔ ۴۱۲۔ ۴۱۳۔ ۴۱۴۔ ۴۱۵۔ ۴۱۶۔ ۴۱۷۔ ۴۱۸۔ ۴۱۹۔ ۴۲۰۔ ۴۲۱۔ ۴۲۲۔ ۴۲۳۔ ۴۲۴۔ ۴۲۵۔ ۴۲۶۔ ۴۲۷۔ ۴۲۸۔ ۴۲۹۔ ۴۳۰۔ ۴۳۱۔ ۴۳۲۔ ۴۳۳۔ ۴۳۴۔ ۴۳۵۔ ۴۳۶۔ ۴۳۷۔ ۴۳۸۔ ۴۳۹۔ ۴۴۰۔ ۴۴۱۔ ۴۴۲۔ ۴۴۳۔ ۴۴۴۔ ۴۴۵۔ ۴۴۶۔ ۴۴۷۔ ۴۴۸۔ ۴۴۹۔ ۴۵۰۔ ۴۵۱۔ ۴۵۲۔ ۴۵۳۔ ۴۵۴۔ ۴۵۵۔ ۴۵۶۔ ۴۵۷۔ ۴۵۸۔ ۴۵۹۔ ۴۶۰۔ ۴۶۱۔ ۴۶۲۔ ۴۶۳۔ ۴۶۴۔ ۴۶۵۔ ۴۶۶۔ ۴۶۷۔ ۴۶۸۔ ۴۶۹۔ ۴۷۰۔ ۴۷۱۔ ۴۷۲۔ ۴۷۳۔ ۴۷۴۔ ۴۷۵۔ ۴۷۶۔ ۴۷۷۔ ۴۷۸۔ ۴۷۹۔ ۴۸۰۔ ۴۸۱۔ ۴۸۲۔ ۴۸۳۔ ۴۸۴۔ ۴۸۵۔ ۴۸۶۔ ۴۸۷۔ ۴۸۸۔ ۴۸۹۔ ۴۹۰۔ ۴۹۱۔ ۴۹۲۔ ۴۹۳۔ ۴۹۴۔ ۴۹۵۔ ۴۹۶۔ ۴۹۷۔ ۴۹۸۔ ۴۹۹۔ ۵۰۰۔ ۵۰۱۔ ۵۰۲۔ ۵۰۳۔ ۵۰۴۔ ۵۰۵۔ ۵۰۶۔ ۵۰۷۔ ۵۰۸۔ ۵۰۹۔ ۵۱۰۔ ۵۱۱۔ ۵۱۲۔ ۵۱۳۔ ۵۱۴۔ ۵۱۵۔ ۵۱۶۔ ۵۱۷۔ ۵۱۸۔ ۵۱۹۔ ۵۲۰۔ ۵۲۱۔ ۵۲۲۔ ۵۲۳۔ ۵۲۴۔ ۵۲۵۔ ۵۲۶۔ ۵۲۷۔ ۵۲۸۔ ۵۲۹۔ ۵۳۰۔ ۵۳۱۔ ۵۳۲۔ ۵۳۳۔ ۵۳۴۔ ۵۳۵۔ ۵۳۶۔ ۵۳۷۔ ۵۳۸۔ ۵۳۹۔ ۵۴۰۔ ۵۴۱۔ ۵۴۲۔ ۵۴۳۔ ۵۴۴۔ ۵۴۵۔ ۵۴۶۔ ۵۴۷۔ ۵۴۸۔ ۵۴۹۔ ۵۵۰۔ ۵۵۱۔ ۵۵۲۔ ۵۵۳۔ ۵۵۴۔ ۵۵۵۔ ۵۵۶۔ ۵۵۷۔ ۵۵۸۔ ۵۵۹۔ ۵۶۰۔ ۵۶۱۔ ۵۶۲۔ ۵۶۳۔ ۵۶۴۔ ۵۶۵۔ ۵۶۶۔ ۵۶۷۔ ۵۶۸۔ ۵۶۹۔ ۵۷۰۔ ۵۷۱۔ ۵۷۲۔ ۵۷۳۔ ۵۷۴۔ ۵۷۵۔ ۵۷۶۔ ۵۷۷۔ ۵۷۸۔ ۵۷۹۔ ۵۸۰۔ ۵۸۱۔ ۵۸۲۔ ۵۸۳۔ ۵۸۴۔ ۵۸۵۔ ۵۸۶۔ ۵۸۷۔ ۵۸۸۔ ۵۸۹۔ ۵۹۰۔ ۵۹۱۔ ۵۹۲۔ ۵۹۳۔ ۵۹۴۔ ۵۹۵۔ ۵۹۶۔ ۵۹۷۔ ۵۹۸۔ ۵۹۹۔ ۶۰۰۔ ۶۰۱۔ ۶۰۲۔ ۶۰۳۔ ۶۰۴۔ ۶۰۵۔ ۶۰۶۔ ۶۰۷۔ ۶۰۸۔ ۶۰۹۔ ۶۱۰۔ ۶۱۱۔ ۶۱۲۔ ۶۱۳۔ ۶۱۴۔ ۶۱۵۔ ۶۱۶۔ ۶۱۷۔ ۶۱۸۔ ۶۱۹۔ ۶۲۰۔ ۶۲۱۔ ۶۲۲۔ ۶۲۳۔ ۶۲۴۔ ۶۲۵۔ ۶۲۶۔ ۶۲۷۔ ۶۲۸۔ ۶۲۹۔ ۶۳۰۔ ۶۳۱۔ ۶۳۲۔ ۶۳۳۔ ۶۳۴۔ ۶۳۵۔ ۶۳۶۔ ۶۳۷۔ ۶۳۸۔ ۶۳۹۔ ۶۴۰۔ ۶۴۱۔ ۶۴۲۔ ۶۴۳۔ ۶۴۴۔ ۶۴۵۔ ۶۴۶۔ ۶۴۷۔ ۶۴۸۔ ۶۴۹۔ ۶۵۰۔ ۶۵۱۔ ۶۵۲۔ ۶۵۳۔ ۶۵۴۔ ۶۵۵۔ ۶۵۶۔ ۶۵۷۔ ۶۵۸۔ ۶۵۹۔ ۶۶۰۔ ۶۶۱۔ ۶۶۲۔ ۶۶۳۔ ۶۶۴۔ ۶۶۵۔ ۶۶۶۔ ۶۶۷۔ ۶۶۸۔ ۶۶۹۔ ۶۷۰۔ ۶۷۱۔ ۶۷۲۔ ۶۷۳۔ ۶۷۴۔ ۶۷۵۔ ۶۷۶۔ ۶۷۷۔ ۶۷۸۔ ۶۷۹۔ ۶۸۰۔ ۶۸۱۔ ۶۸۲۔ ۶۸۳۔ ۶۸۴۔ ۶۸۵۔ ۶۸۶۔ ۶۸۷۔ ۶۸۸۔ ۶۸۹۔ ۶۹۰۔ ۶۹۱۔ ۶۹۲۔ ۶۹۳۔ ۶۹۴۔ ۶۹۵۔ ۶۹۶۔ ۶۹۷۔ ۶۹۸۔ ۶۹۹۔ ۷۰۰۔ ۷۰۱۔ ۷۰۲۔ ۷۰۳۔ ۷۰۴۔ ۷۰۵۔ ۷۰۶۔ ۷۰۷۔ ۷۰۸۔ ۷۰۹۔ ۷۱۰۔ ۷۱۱۔ ۷۱۲۔ ۷۱۳۔ ۷۱۴۔ ۷۱۵۔ ۷۱۶۔ ۷۱۷۔ ۷۱۸۔ ۷۱۹۔ ۷۲۰۔ ۷۲۱۔ ۷۲۲۔ ۷۲۳۔ ۷۲۴۔ ۷۲۵۔ ۷۲۶۔ ۷۲۷۔ ۷۲۸۔ ۷۲۹۔ ۷۳۰۔ ۷۳۱۔ ۷۳۲۔ ۷۳۳۔ ۷۳۴۔ ۷۳۵۔ ۷۳۶۔ ۷۳۷۔ ۷۳۸۔ ۷۳۹۔ ۷۴۰۔ ۷۴۱۔ ۷۴۲۔ ۷۴۳۔ ۷۴۴۔ ۷۴۵۔ ۷۴۶۔ ۷۴۷۔ ۷۴۸۔ ۷۴۹۔ ۷۵۰۔ ۷۵۱۔ ۷۵۲۔ ۷۵۳۔ ۷۵۴۔ ۷۵۵۔ ۷۵۶۔ ۷۵۷۔ ۷۵۸۔ ۷۵۹۔ ۷۶۰۔ ۷۶۱۔ ۷۶۲۔ ۷۶۳۔ ۷۶۴۔ ۷۶۵۔ ۷۶۶۔ ۷۶۷۔ ۷۶۸۔ ۷۶۹۔ ۷۷۰۔ ۷۷۱۔ ۷۷۲۔ ۷۷۳۔ ۷۷۴۔ ۷۷۵۔ ۷۷۶۔ ۷۷۷۔ ۷۷۸۔ ۷۷۹۔ ۷۸۰۔ ۷۸۱۔ ۷۸۲۔ ۷۸۳۔ ۷۸۴۔ ۷۸۵۔ ۷۸۶۔ ۷۸۷۔ ۷۸۸۔ ۷۸۹۔ ۷۹۰۔ ۷۹۱۔ ۷۹۲۔ ۷۹۳۔ ۷۹۴۔ ۷۹۵۔ ۷۹۶۔ ۷۹۷۔ ۷۹۸۔ ۷۹۹۔ ۸۰۰۔ ۸۰۱۔ ۸۰۲۔ ۸۰۳۔ ۸۰۴۔ ۸۰۵۔ ۸۰۶۔ ۸۰۷۔ ۸۰۸۔ ۸۰۹۔ ۸۱۰۔ ۸۱۱۔ ۸۱۲۔ ۸۱۳۔ ۸۱۴۔ ۸۱۵۔ ۸۱۶۔ ۸۱۷۔ ۸۱۸۔ ۸۱۹۔ ۸۲۰۔ ۸۲۱۔ ۸۲۲۔ ۸۲۳۔ ۸۲۴۔ ۸۲۵۔ ۸۲۶۔ ۸۲۷۔ ۸۲۸۔ ۸۲۹۔ ۸۳۰۔ ۸۳۱۔ ۸۳۲۔ ۸۳۳۔ ۸۳۴۔ ۸۳۵۔ ۸۳۶۔ ۸۳۷۔ ۸۳۸۔ ۸۳۹۔ ۸۴۰۔ ۸۴۱۔ ۸۴۲۔ ۸۴۳۔ ۸۴۴۔ ۸۴۵۔ ۸۴۶۔ ۸۴۷۔ ۸۴۸۔ ۸۴۹۔ ۸۵۰۔ ۸۵۱۔ ۸۵۲۔ ۸۵۳۔ ۸۵۴۔ ۸۵۵۔ ۸۵۶۔ ۸۵۷۔ ۸۵۸۔ ۸۵۹۔ ۸۶۰۔ ۸۶۱۔ ۸۶۲۔ ۸۶۳۔ ۸۶۴۔ ۸۶۵۔ ۸۶۶۔ ۸۶۷۔ ۸۶۸۔ ۸۶۹۔ ۸۷۰۔ ۸۷۱۔ ۸۷۲۔ ۸۷۳۔ ۸۷۴۔ ۸۷۵۔ ۸۷۶۔ ۸۷۷۔ ۸۷۸۔ ۸۷۹۔ ۸۸۰۔ ۸۸۱۔ ۸۸۲۔ ۸۸۳۔ ۸۸۴۔ ۸۸۵۔ ۸۸۶۔ ۸۸۷۔ ۸۸۸۔ ۸۸۹۔ ۸۹۰۔ ۸۹۱۔ ۸۹۲۔ ۸۹۳۔ ۸۹۴۔ ۸۹۵۔ ۸۹۶۔ ۸۹۷۔ ۸۹۸۔ ۸۹۹۔ ۹۰۰۔ ۹۰۱۔ ۹۰۲۔ ۹۰۳۔ ۹۰۴۔ ۹۰۵۔ ۹۰۶۔ ۹۰۷۔ ۹۰۸۔ ۹۰۹۔ ۹۱۰۔ ۹۱۱۔ ۹۱۲۔ ۹۱۳۔ ۹۱۴۔ ۹۱۵۔ ۹۱۶۔ ۹۱۷۔ ۹۱۸۔ ۹۱۹۔ ۹۲۰۔ ۹۲۱۔ ۹۲۲۔ ۹۲۳۔ ۹۲۴۔ ۹۲۵۔ ۹۲۶۔ ۹۲۷۔ ۹۲۸۔ ۹۲۹۔ ۹۳۰۔ ۹۳۱۔ ۹۳۲۔ ۹۳۳۔ ۹۳۴۔ ۹۳۵۔ ۹۳۶۔ ۹۳۷۔ ۹۳۸۔ ۹۳۹۔ ۹۴۰۔ ۹۴۱۔ ۹۴۲۔ ۹۴۳۔ ۹۴۴۔ ۹۴۵۔ ۹۴۶۔ ۹۴۷۔ ۹۴۸۔ ۹۴۹۔ ۹۵۰۔ ۹۵۱۔ ۹۵۲۔ ۹۵۳۔ ۹۵۴۔ ۹۵۵۔ ۹۵۶۔ ۹۵۷۔ ۹۵۸۔ ۹۵۹۔ ۹۶۰۔ ۹۶۱۔ ۹۶۲۔ ۹۶۳۔ ۹۶۴۔ ۹۶۵۔ ۹۶۶۔ ۹۶۷۔ ۹۶۸۔ ۹۶۹۔ ۹۷۰۔ ۹۷۱۔ ۹۷۲۔ ۹۷۳۔ ۹۷۴۔ ۹۷۵۔ ۹۷۶۔ ۹۷۷۔ ۹۷۸۔ ۹۷۹۔ ۹۸۰۔ ۹۸۱۔ ۹۸۲۔ ۹۸۳۔ ۹۸۴۔ ۹۸۵۔ ۹۸۶۔ ۹۸۷۔ ۹۸۸۔ ۹۸۹۔ ۹۹۰۔ ۹۹۱۔ ۹۹۲۔ ۹۹۳۔ ۹۹۴۔ ۹۹۵۔ ۹۹۶۔ ۹۹۷۔ ۹۹۸۔ ۹۹۹۔ ۱۰۰۰۔ ۱۰۰۱۔ ۱۰۰۲۔ ۱۰۰۳۔ ۱۰۰۴۔ ۱۰۰۵۔ ۱۰۰۶۔ ۱۰۰۷۔ ۱۰۰۸۔ ۱۰۰۹۔ ۱۰۱۰۔ ۱۰۱۱۔ ۱۰۱۲۔ ۱۰۱۳۔ ۱۰۱۴۔ ۱۰۱۵۔ ۱۰۱۶۔ ۱۰۱۷۔ ۱۰۱۸۔ ۱۰۱۹۔ ۱۰۲۰۔ ۱۰۲۱۔ ۱۰۲۲۔ ۱۰۲۳۔ ۱۰۲۴۔ ۱۰۲۵۔ ۱۰۲۶۔ ۱۰۲۷۔ ۱۰۲۸۔ ۱۰۲۹۔ ۱۰۳۰۔ ۱۰۳۱۔ ۱۰۳۲۔ ۱۰۳۳۔ ۱۰۳۴۔ ۱۰۳۵۔ ۱۰۳۶۔ ۱۰۳۷۔ ۱۰۳۸۔ ۱۰۳۹۔ ۱۰۴۰۔ ۱۰۴۱۔ ۱۰۴۲۔ ۱۰۴۳۔ ۱۰۴۴۔ ۱۰۴۵۔ ۱۰۴۶۔ ۱۰۴۷۔ ۱۰۴۸۔ ۱۰۴۹۔ ۱۰۵۰۔ ۱۰۵۱۔ ۱۰۵۲۔ ۱۰۵۳۔ ۱۰۵۴۔ ۱۰۵۵۔ ۱۰۵۶۔ ۱۰۵۷۔ ۱۰۵۸۔ ۱۰۵۹۔ ۱۰۶۰۔ ۱۰۶۱۔ ۱۰۶۲۔ ۱۰۶۳۔ ۱۰۶۴۔ ۱۰۶۵۔ ۱۰۶۶۔ ۱۰۶۷۔ ۱۰۶۸۔ ۱۰۶۹۔ ۱۰۷۰۔ ۱۰۷۱۔ ۱۰۷۲۔ ۱۰۷۳۔ ۱۰۷۴۔ ۱۰۷۵۔ ۱۰۷۶۔ ۱۰۷۷۔ ۱۰۷۸۔ ۱۰۷۹۔ ۱۰۸۰۔ ۱۰۸۱۔ ۱۰۸۲۔ ۱۰۸۳۔ ۱۰۸۴۔ ۱۰۸۵۔ ۱۰۸۶۔ ۱۰۸۷۔ ۱۰۸۸۔ ۱۰۸۹۔ ۱۰۹۰۔ ۱۰۹۱۔ ۱۰۹۲۔ ۱۰۹۳۔ ۱۰۹۴۔ ۱۰۹۵۔ ۱۰۹۶۔ ۱۰۹۷۔ ۱۰۹۸۔ ۱۰۹۹۔ ۱۱۰۰۔ ۱۱۰۱۔ ۱۱۰۲۔ ۱۱۰۳۔ ۱۱۰۴۔ ۱۱۰۵۔ ۱۱۰۶۔ ۱۱۰۷۔ ۱۱۰۸۔ ۱۱۰۹۔ ۱۱۱۰۔ ۱۱۱۱۔ ۱۱۱۲۔ ۱۱۱۳۔ ۱۱۱۴۔ ۱۱۱۵۔ ۱۱۱۶۔ ۱۱۱۷۔ ۱۱۱۸۔ ۱۱۱۹۔ ۱۱۲۰۔ ۱۱۲۱۔ ۱۱۲۲۔ ۱۱۲۳۔ ۱۱۲۴۔ ۱۱۲۵۔ ۱۱۲۶۔ ۱۱۲۷۔ ۱۱۲۸۔ ۱۱۲۹۔ ۱۱۳۰۔ ۱۱۳۱۔ ۱۱۳۲۔ ۱۱۳۳۔ ۱۱۳۴۔ ۱۱۳۵۔ ۱۱۳۶۔ ۱۱۳۷۔ ۱۱۳۸۔ ۱۱۳۹۔ ۱۱۴۰۔ ۱۱۴۱۔ ۱۱۴۲۔ ۱۱۴۳۔ ۱۱۴۴۔ ۱۱۴۵۔ ۱۱۴۶۔ ۱۱۴۷۔ ۱۱۴۸۔ ۱۱۴۹۔ ۱۱۵۰۔ ۱۱۵۱۔ ۱۱۵۲۔ ۱۱۵۳۔ ۱۱۵۴۔ ۱۱۵۵۔ ۱۱۵۶۔ ۱۱۵۷۔ ۱۱۵۸۔ ۱۱۵۹۔ ۱۱۶۰۔ ۱۱۶۱۔ ۱۱۶۲۔ ۱۱۶۳۔ ۱۱۶۴۔ ۱۱۶۵۔ ۱۱۶۶۔ ۱۱۶۷۔ ۱۱۶۸۔ ۱۱۶۹۔ ۱۱۷۰۔ ۱۱۷۱۔ ۱۱۷۲۔ ۱۱۷۳۔ ۱۱۷۴۔ ۱۱۷۵۔ ۱۱۷۶۔ ۱۱۷۷۔ ۱۱۷۸۔ ۱۱۷۹۔ ۱۱۸۰۔ ۱۱۸۱۔ ۱۱۸۲۔ ۱۱۸۳۔ ۱۱۸۴۔ ۱۱۸۵۔ ۱۱۸۶۔ ۱۱۸۷۔ ۱۱۸۸۔ ۱۱۸۹۔ ۱۱۹۰۔ ۱۱۹۱۔ ۱۱۹۲۔ ۱۱۹۳۔ ۱۱۹۴۔ ۱۱۹۵۔ ۱۱۹۶۔ ۱۱۹۷۔ ۱۱۹۸۔ ۱۱۹۹۔ ۱۲۰۰۔ ۱۲۰۱۔ ۱۲۰۲۔ ۱۲۰۳۔ ۱۲۰۴۔ ۱۲۰۵۔ ۱۲۰۶۔ ۱۲۰۷۔ ۱۲۰۸۔ ۱۲۰۹۔ ۱۲۱۰۔ ۱۲۱۱۔ ۱۲۱۲۔ ۱۲۱۳۔ ۱۲۱۴۔ ۱۲۱۵۔ ۱۲۱۶۔ ۱۲۱۷۔ ۱۲۱۸۔ ۱۲۱۹۔ ۱۲۲۰۔ ۱۲۲۱۔ ۱۲۲۲۔ ۱۲۲۳۔ ۱۲۲۴۔ ۱۲۲۵۔ ۱۲۲۶۔ ۱۲۲۷۔ ۱۲۲۸۔ ۱۲۲۹۔ ۱۲۳۰۔ ۱۲۳۱۔ ۱۲۳۲۔ ۱۲۳۳۔ ۱۲۳۴۔ ۱۲۳۵۔ ۱۲۳۶۔ ۱۲۳۷۔ ۱۲۳۸۔ ۱۲۳۹۔ ۱۲۴۰۔ ۱۲۴۱۔ ۱۲۴۲۔ ۱۲۴۳۔ ۱۲۴۴۔ ۱۲۴۵۔ ۱۲۴۶۔ ۱۲۴۷۔ ۱۲۴۸۔ ۱۲۴۹۔ ۱۲۵۰۔ ۱۲۵۱۔ ۱۲۵۲۔ ۱۲۵۳۔ ۱۲۵۴۔ ۱۲۵۵۔ ۱۲۵۶۔ ۱۲۵۷۔ ۱۲۵۸۔ ۱۲۵۹۔ ۱۲۶۰۔ ۱۲۶۱۔ ۱۲۶۲۔ ۱۲۶۳۔ ۱۲۶۴۔ ۱۲۶۵۔ ۱۲۶۶۔ ۱۲۶۷۔ ۱۲۶۸۔ ۱۲۶۹۔ ۱۲۷۰۔ ۱۲۷۱۔ ۱۲۷۲۔ ۱۲۷۳۔ ۱۲۷۴۔ ۱۲۷۵۔ ۱۲۷۶۔ ۱۲۷۷۔ ۱۲۷۸۔ ۱۲۷۹۔ ۱۲۸۰۔ ۱۲۸۱۔ ۱۲۸۲۔ ۱۲۸۳۔ ۱۲۸۴۔ ۱۲۸۵۔ ۱۲۸۶۔ ۱۲۸۷۔ ۱۲۸۸۔ ۱۲۸۹۔ ۱۲۹۰۔ ۱۲۹۱۔ ۱۲۹۲۔ ۱۲۹۳۔ ۱۲۹۴۔ ۱۲۹۵۔ ۱۲۹۶۔ ۱۲۹۷۔ ۱۲۹۸۔ ۱۲۹۹۔ ۱۳۰۰۔ ۱۳۰۱۔ ۱۳۰۲۔ ۱۳۰۳۔ ۱۳۰۴۔ ۱۳۰۵۔ ۱۳۰۶۔ ۱۳۰۷۔ ۱۳۰۸۔ ۱۳۰۹۔ ۱۳۱

صادقان اور حق تابہ مدام

کاذبان موند و شر ترکی تمام

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے دشمن اپنے دل سے یہ خیال لئے نکال
دالین۔ کہ حضرت اقدس مرزا صاحب کی وفات سے یہ سلسلہ
نہیں و نابود ہو جائیگا۔ وہ خوب سمجھ لیں کہ یہ سلسلہ خدا کا قائم کردہ

مستند ہے اس لئے کہی کی وفات سے اس سلسلہ کا کچھ نہیں بگڑتا
وہی وقوم خدا جس نے مسیح موعود کو یہ سلسلہ قائم کرنے کے
لئے دنیا میں بھیجا اسی نے حضرت مسیح موعود سے یہ وعدہ فرمایا
ہے۔ جو براہین احمدیہ میں درج ہے اور جو یہ ہے۔

وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا
الی یوم القیامت۔

پس وہی سچا اور قادر و نوحی و قیوم خدا اس سلسلہ کا محافظ
اور اسی کی نصرت و تائید سے اندھی دنیا بھی دیکھ لے گی کہ احمدی
لوگ بفضلہ تعالیٰ منکرین و مخالفین سلسلہ احمدیہ پر کس قدر جلد
پیر قیامت تک کے لئے حیرت انگیز و معجزانہ طریق پر وہ دہائی
غلبہ حاصل کرنے میں جسکی ابتدا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ
نصرہ و یدیک تاریخ خلافت راشدہ سے ہو چکی ہے۔ اسے خدا
تو ہماری عاجزانہ دعائیں سن لے اور ہم پر رحمت کی نظر ڈال
اور ہمیں وہ کثرت قدرت کہلا جس کے دکھلانے کا تو اپنے
مقدس رسول سے وعدہ فرمایا ہے۔ اللہم آمین۔

الف

فلک اسید صادق حسین مختار عدالت و سکریٹری انجمن احمدیہ ٹاٹو

کچھ نقشبندیوں کے متعلق

المجدد کی نسبت ہم نے ۹ جولائی کے پرچہ میں ایک نوٹ
لکھا تھا۔ وہ نوٹ گھنٹ شیر ماد کی طرح مضمر ہو گیا۔ اب نئے المجدد
نے پھر ہمیں کچھ لکھنے پر مجبور کر لیا ہے۔ المجدد کا نام ہی ہماری
مخالفت میں اس کی تردید کے لئے کافی ہے کیونکہ اس کی بنا
اس بات پر ہو کہ ایک مجدد تیرہویں صدی میں ہوا پس ہمارا سال
یہ ہے کہ جب حبشہ کوئی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم صدی
کے سر پر ایک مجدد کا نام مزموری ہو اور اسی بنا پر حضرت
شیخ احمد سرہندی کا دعوے تجدید تھا۔ تو کیا وجہ ہے کہ چودہویں
صدی خالی جلتے۔ یہ ایک سوال ہے جس کا جواب ہم کسی
شرعیہ و متین نقشبندی سے پاس نہیں ہیں۔
اس المجدد میں کچھ تو حضرت شیخ احمد کی مورخہ

ہے۔ مجدد صاحب کے مناسب فضائل سے ایک منہ اندک تو
امولاً ہمیں اتفاق ہے مگر جس طرز میں یہ حالات لکھے جا رہے
ہیں وہ نہایت قابل اعتراض ہے۔ ابو الفضل کے ساتھ نہایت
جو دکھایا گیا۔ اس میں مجدد صاحب کا ضعف ثابت ہے۔ حدیث
مضافہ بھی عجیب ہے۔ جس کا واسطہ حقون کے ذریعہ ملا گیا ہے

پھر صداقت اسلام پر ایک مضمون ہے جس میں بعض
احادیث کو حضرت امام ابو حنیفہ پر منطبق کرنے کی بے شرم
کوشش کی گئی ہے۔ نعمان بن ثابت کا زمانہ ایسا نہ تھا جب
ایمان ثریا پر چلا گیا۔ پس کمال راجل من ابناہ فارس کی
حدیث خواہ مخواہ ان چرب پان کرنا ٹھیک نہیں اگر نعمان
بن ثابت کے بارہ حروف ان کے امام اعظم ہونے کے
ثبوت میں پیش کئے جاتے ہیں تو کیا وجہ ہے۔

مرزا غلام احمد کے مسیح۔ مومدی۔ کرشن چو
کے ثبوت میں ان کے بارہ حروف تسلیم نہ کئے جادیں۔
میرے دوستو! یہ شاعرانہ تخیلات مذہبی امور میں قابل تدارک
نہیں۔

جب ایڈیٹر المجدد نے پشتون کی ایک کتاب پر اعتراض
کیا کہ اس میں تصویریں ہیں تو ہم نے ایک چوٹا سا نوٹ لکھا
تھا کہ پہلے اپنے دلوں کے تون کو نکالو۔ جو تصویر شیخ کے
ذریعہ مشرب فی قلوبہم کے مصداق بن رہے ہیں اگر
ایک لمبا چوڑا بے سرو پا مضمون چھپا ہے۔ میں حیران ہوں
کہ اس شخص کو کیا ہو گیا کہ از سر بارانہ شناسد یہ نہیں بار بار
تصویر پرست کہتے ہو مگر کیا اس کا ثبوت دے سکتے ہو؟ ہم
تمہیں یقین دلاتے ہیں کہ حضرت جری اللہ فی حلال الانبیاء کی
تصویر محض نور پر کیے قیادہ شناسوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کا فرمودہ علیہ ان لوگوں پر جو یہاں آنے میں موانع رکھتے
ہیں ظاہر کرنے کے لئے چھپوای گئی تھی۔ ہر شخص کے دل
میں اپنے دشمن کے دیکھنے کی خواہش ہوتی ہے یہ بات
خود تمہاری فطرت سے ثابت ہے۔ کہ کئی مسلمان زیارت نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کے مشتاق ہیں پس ایک سامان موجود رہتا
اور اس سے ہم نے ایک دینی خدمت کے لی خصوصاً اس صورت
میں کہ تصویر کی مرست لذاتہ نہیں بلکہ لغو ہے تو اس میں
کیا قیامت آگئی۔ ہر ایک احمدی کے پاس میرے آقا کی
تصویر ہرگز نہیں اس کی کوئی تعظیم نہیں کرتا۔ کوئی اسے
سجدہ نہیں کرتا۔ کوئی اس کا تصور تم لوگوں کی طرح اپنے
دل میں نہیں بکاتا۔ یہ بیان سچا بیان ہے ولعنتہ اللہ
علی الکاذبین۔

میں تمہیں ایک داتا گداؤں۔ ایک دفعہ کارڈوں پر کسی نے
حضور کی تصویر چھپوا دی آپ نے سنا کہ بعض احمدیوں نے ایسے
کارڈ منگوائے ہیں۔ آپ نے ان کے جلائیکار شاد فرمایا جبکی
فورا تعمیل ہوئی۔ روپیہ پر تصویر کا ہونا اور کل نقشبندیوں
کا اسے اپنی پاس رکھنا اور روشنی کی طرح اٹھنا اس کے
دلفینس میں یہ دلیل کہ ضرورت ہے ہمارے طرز عمل کے لئے یہی
دلیل بن سکتی ہے کیونکہ ہم میں سے اگر کسی کے پاس تصویر ہے
تو ضرورت کے لئے یہ رقم روپیہ پیسے کے لئے ضرورت بیان کر
ہوا اور ایک دفعہ ہی یہ تمہیں بتا سکتے کہ کسی نے تم میں سے
گورنٹ میں عرضی دی ہو کہ یہ ہمارے مذہب کے خلاف بات ہے
ہمارے لئے اور قسم کا سکھ ہو۔ تاکہ کم از کم یہ تو ثابت ہو جاتا کہ
تم لوگ مجبور ہی اسے رکھتے ہو۔

ایک طرف تو واذکرا اسم بکت اور مجموعہ آیات
ذکر اللہ کا ثبوت دیا جا رہا ہے اور دوسری طرف یہ کہ جاتا ہے
کہ صوفیائے کرام کو نزدیک کرنا بلکہ واسطہ اور فانی الشیخ

کچھ فائدہ نہیں دیتا۔ گویا اللہ کا حکم اور اس کی تعمیل بالکل
عجز ہے جبکہ اس میں تصور فانی الشیخ کا عمل نہ ہو۔ یہ
بھی معلوم ہو گیا کہ ذکر اللہ کی تمہارے دلوں میں ہی وقعت نہیں
کیونکہ وہ تو بغیر تصور شیخ عبت محض ہے یعنی جو کچھ ہے وہ
واسطہ اور تصور ہے۔

نقشبندیو! اللہ تمہارے حال پر رحم کرے اور تمہیں فہم
سلیم دے تاکہ از کم قرآن کی صریح مخالفت سے بچ جاؤ۔ کاش! تم
لا الہ الا اللہ کے معنی سمجھتے اور یہ خیال کرتے کہ صوفیاء کے
نزدیک تو غیر اللہ کا خیال ہی ایک بت ہے اور اس لا الہ الا اللہ
اس کی نفی ہی مقصود ہے مگر تم ہو کہ زبان پر لا الہ الا اللہ ہے
اور دل میں اپنے پرکا بت۔ بت پرستوں سے جا کر پوچھو
وہ ہرگز نہیں کہتے کہ یہ جدید روح نہیں کچھ نفع سز نہیں
سکتا ہے بلکہ وہ ہی تمہاری طرح ہی کہتے ہیں کہ ابتدا میں
سلاک کی نظر مریات اور محسوسات پر منحصر ہوتی ہے اور مولیٰ اکرم
کی ذات کے بعد ہوتا ہے اس لئے پہلے محبت شیخ سے پیدا ہوتی
ہے من حیث انہ مظهر بقیو صاۃ سبحانہ محسوس
بلحاظ الظاہرۃ واللہ سبحانہ غیر محسوس۔ بڑے
بڑے برہمنوں سے پوچھو یہی کہتے ہیں بیل بتدی لوگوں کے
لئے۔۔۔ صرف تصور کو جمانے خیال کو بکھو کرنے کے لئے ہے
اس کے بعد یہ پردہ اٹھ جاتا ہے اور اس مورتی میں محبوب علم نری
کی مورتی نظر آتی ہے بنی اسرائیل نے بھی اسی خیال ہلال کی

بلند پر اجمل لٹا لٹا کرتا تھا۔ ہاں میں بڑے دعویٰ سے کہتا ہوں کہ شیخ کا تصور بڑے جدوجہد سے پکا یا جاتا ہے اور اکثر تہا سلسلہ کے ہی تعلیم دیتے ہیں اب اگر تکلیف کے ساتھ مرقہ حاضر کرنے کی تعلیم دینی ناقص شیخوں کا کام ہے اس کے الزام تہا سر پر ہی ہے۔ وہ جو بقول تہا کے تصرف کا منصب رکھتے ہیں وہ زیادہ ملازم ہیں کہ بھلے انہی محبت کے اپنی محبت میں داخل ہیں اور اپنا تصور یا تصویر اس دل میں جو اللہ کا گھر ہے رکھتے پر مجبور کرتے ہیں۔ میں تو ایسے لوگوں کو دالین امنا اللہ حباً للہ کا مخالف سمجھتا ہوں۔ اگر کسی کا تصور اس کی تصویر کا پکا ناروحانیت کی پہلی منزل میں ضروری ہوتا تو قرآن مجید میں ہی یہ حکم ہوتا کہ اے لوگو! رسول کی تصویر دل میں پکاؤ مگر وہاں تو لکھا ہے۔ فاتبعونی۔ یعنی میرے پیچھے پیچھے آؤ۔ یہ نہیں کہ میری تصویر پکاؤ۔ الحمد للہ کہ صحابہ کرام اس غلطی میں نہیں پڑے ورنہ وہ بھی اگر یا ایہا الذین امنوا اصبروا وصابروا وداہبوا کے ہی معنی سمجھتے کہ اے مومنو! شیخ کا تصور پکاؤ تو پھر جہاد فی سبیل اللہ کوئی نہ کرنا سب مسجد میں گونگٹ لٹا کر بیٹھ جاتے اور الا اللہ الا اللہ کرتے۔ اختلاف قلب کے مرض میں گرفتار ہو کر دائم الدلعین بن جاتے دماغ میں خلل آ جاتا اور اس اختلاف کو قلب کا جاری ہوتا تصور کرنے لگ جاتے تو پھر اسلام کا خاتمہ ہوتا۔

بندہ خدا یہ رابطہ اچھے سے رابطہ (تصور شیخ) کہان سے لکھے۔ نہ تبطلوا اور رابطہ میں فرق نہیں کر سکتے اور پھر اس رابطہ کے لئے شیخ کہان سے نکالا۔ جلالہیں ہی دیکھتے اس میں ہی اس کے معنی اچھا علی الجہاد لکھے ہیں بارہ تیرہ سو برس تک تو یہی معنی ہوتے چلے آئے ہیں مگر اب ایک شخص جو دہویں صدی میں پیدا ہوا جو اس آیت میں رابطہ کے معنی تصور شیخ کرتا ہے کسی تفسیر سلف میں خواجہ نقشبند سے پہلے یہ معنی دکھائے ہوتے۔ رابطہ کی تفسیر خود قرآن مجید کرتا ہے۔ من دباط الخیل ترہبون بہ الا یتہ۔ معلوم ہوتا ہے کہ تصور شیخ کو تم خود ہی اچھا نہیں سمجھتے۔ اس لئے اس تصور کو تم محبت راستہ اور دوسرے الفاظ میں چھپانا چاہتے ہو اور چونکہ اصل مقصود تصور ہے اس لئے وہ چھپ نہیں سکا۔ ایک جگہ لکھا ہے کہ رابطہ اور تصور شیخ اور کجابت برتی اس سے ظاہر ہے کہ رابطہ اور تصور شیخ آپ کے نزدیک ایک ہی ہے یا کم از کم لازم مازدم۔ پھر خود تہا کے طرز عمل سے ثابت ہے کہ ذکر کے ساتھ تصور شیخ ضرور رکھتے ہو۔ محمد عظیم نہیں بار بار لکھتے ہیں کہ ان باتوں کی کیفیت کرشن کے سیکولن کے قہم

سے بالاتر ہے شاید اسے معلوم نہیں کہ ہم تو تہا کے گھر کے بھیدی میں نقشبندیت سے تہا گھر میں پرورش پائی ہے۔ میرے اپنے خود اس سمیریزی فن کو سیکھا کئی لوگوں کو نقشبندیہ خاندان کی من گھڑت انتہائی منازل پر پہنچایا۔ اور ان کو وہ سب طلسمات دکھائے جو دکھائے جاتے ہیں اور اس بات کے گواہ موجود ہیں۔ جو اس فیضان کے قائل ہیں مگر آخر جا کر الحمد للہ کہ ان پر ہی کھل گیا کہ یہ طریقہ سنت نبویہ سے بعید ہو۔ آخر ہوتا ہے کچھ نظر ہی آتا ہے۔ مگر اس تمام کرشمے کا راز قلب کی نیکی اور تخیلات ہیں۔ اعاذنا اللہ منہا۔

اس سے آگے جماعت علی شاہ کی شان میں ایک قصیدہ ہے جس کے دو شعر علماء کرام کے ملاحظہ طلب میں ہے۔

ہو پایا بند شریعت وہ تری بیعت میں
دیکھ کر تجھ کو انا الحق نہ کہتے منظور
ربت ارئی کی نہ موسیٰ کو جی ہوتی خواہش
دیکھ لیتا وہ اگر سسر چشم مسرور

ایک اتنی کی شان کو بغیر اس کے کہ اللہ اس کی نسبت شہادت دے۔ منہ سے بڑھاتے بڑھاتے حضرت موسیٰ سے یہی آگے بیجا اگر کفر نہیں تو پھر جہان میں کوئی کفر نہیں وہ موسیٰ جس کے ذکر سے قرآن مجید کا اکثر حصہ پڑھے۔ جو صاحب شریعت ہے جسے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مثل ہونے کا فرض حاصل ہے جسکی نسبت خدا تعالیٰ قرآن مجید فرماتا ہے وہ اگر جماعت علی کی آنکھ کا سرمہ دیکھ لیتا تو ربت ارئی نہ کہتا گویا سرمہ کا سرمہ۔ اس نور السموات والارض الباقین سے جس نے جماعت علی کی آنکھ پیدا کی۔ زیادہ اچھا جو تعالیٰ شامہ ذلک۔ استغفر اللہ۔ لاجل ولا قوۃ الا باللہ اے اسلام کیا تو جہان سے رخصت ہو گیا۔ اے علماء کرام کیا تم سب ہی مر گئے۔ کوئی تم میں سے نہیں جس کے پہلو میں دل۔ اور دل میں نور ایمان اور اس نور میں غیرت کی چمک ہو۔ اے آسمان تو کیوں ٹوٹ نہیں پڑتا اور اے زمین تو کیوں نہیں پھٹ جاتی کہ میرے منہ پر اس احسن الخالقین کے حضور میں ایسے کفر کے جاری ہیں تا زیانہ نقشبندی کے نام سے ایک اور فضیلت شروع ہوتا ہے جس میں اس شخص کی پیشگوئی کا ذکر ہے۔

جس کا نام تین بار سطرط میں گہرا ہوا ہے الحمد میث نے سچ لکھا ہے۔ کہ حضرت من ابصری اور پیر عبد القادر جیلانی

اور حضرت نقشبند صاحب غیرہ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کے لئے ہی کوئی نقطہ نہیں چھوڑتا۔ مدنی سست اور گواہ چیت کی مثال یہاں پر صادق آتی ہے۔ ہم اس شخص سے جسکی طرف یہ پیشگوئی منسوب کی جاتی ہے پوچھتے ہیں کہ وہ خود مرد میدان بن کر نکلے اور حلفیہ بیان دے۔

(۱) کیا واقعی اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کو اس بار میں کوئی اطلاع ملی تھی۔ (۲) کیا آپ نے بادشاہی مسجد میں کہا کہ مرزا ہلاک ہو جائیگا اور یہ کسی الہام یا وحی کی بنا پر تھا یا توہم تک چلائی تھی (۳) کیا ۲۵ - ۲۶ کی درمیانی رات کو واقعی آپ نے صبح مرزا صاحب کے فوت ہو جانے کی خبر دی تھی۔ اس کا جواب یقیناً نفی میں ہو گا یہ جو اس المجدد میں اور شکوفہ چھوڑا گیا ہے کہ ۲۵ و ۲۶ کی درمیانی رات میں کہا کہ ۲۴ گھنٹے میں کیا ہوتا ہے۔ یہ فقرہ ایک معمولی فقرہ ہے۔ تاہم میں خود بنفسہ شہادت دیتا ہوں کہ یہ برگزین کہا گیا چنانچہ مولوی ابراہیم سیالکوٹی ہمارے مخالف ہی ہیں کہتے ہیں کہ جماعت علی نے کہا کہ ۲۴ گھنٹے کی مہلت دیتا ہوں جس سے ظاہر ہے کہ اسے بر خلاف اس کہ ۲۴ گھنٹے تک زندہ رہنے کا یقین تھا۔

چونکہ حریت میری فطرت میں داخل ہے اس میں حق بات کے سننے کے لئے ہر وقت تیار رہتا ہوں۔ میں اس کھیلے میں جو مسیح منزل کے سلمے پر شام کو نکلتا تھا۔ فرمایا روز جاتا رہا اور میں نے اول سے آخر تک ان سب کی تقریریں سن کر سنا ہے جماعت علی شاہ کے کلام سننے کا تین مشاق تھا۔ میرا اس پر حسن ظن تھا وہ اٹھا اور اٹھتے حضرت صاحب کے گالی دی جس سے مجھے یقین ہو گیا کہ اس شخص میں روانیت برگزین نہیں کہ وہ کسی کو برا کہیں۔ انہی صوفیاء میں سے وہ گذرے ہیں جو اپنے نہیں کہتے سے بدتر کہتے مگر ایک صوفی ہونیکا دم بہر خواہ ہے جو ایک جماعت کو اپنی آنکھوں کے سامنے جب سنت نبویہ شام کو وقت سر بسجود دیکھتا ہے اور پھر انہیں ملعون کہتا ہے کیا یہ طریق۔ طریق صلیا رشیوہ شیعہ اتفاقاً تھا۔ کاش! اسے معلوم ہوتا کہ جس پر لعنت والی جائے اگر وہ اس کا مستحق نہیں تو وہ لعنت خود لعنت بھیجے دے پر عود کئی جو اس شخص کو ملعون کہنا جس نے اپنی زندگی خاتمہ نہیں پیدا للعصومین کے نام پر قربان کر دی جب سچے مسلمانوں کی ایک عظیم الشان تشریف آوار جماعت اس مبارک نام پر مدد بھیجنے والی جیوڑ گیا ہوا اس کی نسبت یہ کفرنا نقطہ بولنا۔ تکاد اللہ موت یتفطر

یہ باتیں سے ہی لکھی ہیں۔ یہ ہیں جو صوفیاء کا یہ طریق گمراہی ہے۔

منہ و منتی الارض و تنخر الجبال ہلدا۔ اگر نیشکیوں
کی نیشکیوں موتی توں دوسرے روز شائع کرتے نہ یہ کہ
سکے اجماع میں۔ تین ماہ بعد شتے کہ از جنگ یاد آید۔
پیغام صلح کی نسبت ہی کچھ لکھا ہے۔ مگر وہ ایسا دوا
بولات سے لبریز ہے۔ کہ اس کی تردید کی ضرورت نہیں
جس پر کچھ شورش کی طرف تم اشارہ کر رہے ہو اس کی تردید
بسی لیسچر میں موجود ہے۔ مضمون ختم ہونے پر اشارہ
ممنوع لکھا جائیگا۔ فی الحال تم جو سر اٹھانا چاہتے ہو۔
اگلے نو۔ محمد ظہور الدین امکن۔

پیغام صلح بارشانی اور اسکی اشاعت

پیغام صلح پہلی دفعہ چھپ کر ہفتہ عشرہ میں ختم ہو گیا۔
اب دوسری دفعہ اس کی دس ہزار اردو اور تین ہزار انگریزی
کاپی چھاپی گئی ہے۔ ایسا ہی اس کا بنگالی اور ہندی ترجمہ
موجود بہار میں کرایا جا رہا ہے۔ جو عنقریب ہر تیرے ناظرین ہنگو
میں اور ان احباب کا دل سے شکور ہوں۔ جنہوں نے فروغ
فروغ پیغام صلح کی متعدد کاپیاں اس کی اصلی لاگت پر
مجھ سے روپیہ روپیہ دو دو روپیہ کی منگو کر اپنے اپنے
سرکل میں اسے تقسیم کرنے کا ارادہ کیا ہے۔ مجھے یہ طریق
نہایت ہی مفید اور کارآمد نظر آتا ہے۔ ایک تو بہت
تھوڑی سی رقم سے کثیر التعداد کتاب چھپ جاتی ہے پھر
اگر یہاں سے بلا قیمت اسے بھیجا جاوے تو ایک تو ہم کو
پورا پورا کام اس بات کا ہونا مشکل ہے کہ کسی دوسرے شہر میں
اس قیمتی تصنیف کے دیکھنے کا اہل کون ہو دوسرے اگر اسے
یہاں سے بلا طلب بھیجا جاوے تو یہاں بوقات جس کو یہ
کتاب بلا قیمت بھیجی جاتی ہے اس کی نگاہ میں اس کی وقعت
بہت ہی کم ہو جاتی ہے اس کے علاوہ بہاری خیر محمولہ کا
ہے جس سے ہم بہت ہی آسانی سے طریق مجوزہ کے ذریعہ
سبکدوش ہو جاتے ہیں۔ ایک دوست ایک دور پیہ کی
لاگت کی کتاب میں بلا تکلیف منگو کر بطور تحفہ اپنے شہر کے
اور ہندو احباب کو تقسیم کر سکتا ہے جو اس کے علم میں
اس کے اہل ہوں گے اس طرح نہ صرف محمولہ اک سے
ہی نجات ہوگی بلکہ یہ کتاب اس کے سخی اور اہل کو بھی
بہت نفع دے گی۔ وہ اس کو بطور تحفہ قبول کر کے نہ صرف مشکوری
ہوگا بلکہ اس کو اس تو بہ اور شوق سے پڑھینگا۔ جو

بصورت دیگر بذریعہ ایک مفت کتاب لی جلتے ہیں مکن
نہیں۔
ہمارے احباب نے پورے طور پر اپنی اس طریق پر توجہ نہیں کی
کل جماعت احمدی میں سے صرف ایک مد خط بہر مشکل آیا
ہوگا۔ جس میں میرے دوستوں نے اس طریق کی اہمیت کو
نہیں سمجھا۔ والا وہ اس قدر لاپرواہی نہ دکھلائے۔ گویا
دس ہزار کتاب میں سے فریاد ڈیڑھ ہزار کاپی کی خریداری
یا اشاعت کا سامان قوم نے نہیں کیا ہے۔ چونکہ اب
اس کی اشاعت کا وقت بہت ہی قریب آ گیا ہے اس لئے
میں اپنے دوستوں کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ اول تو
اگر وہ اپنی ضروریات زندگی اور قومی چندوں کے دینے کو
بعد ایک آدھ روپیہ بچا سکیں۔ تو ضرور ایک آدھ یا زیادہ
روپیہ سے اس کتاب کو مجھ سے منگو کر اپنے اپنے ہندو
احباب میں تقسیم کریں۔ کیونکہ یہ کسی صورت میں منظور نہیں
کہ قومی چندوں میں کس طرح کی واقعہ ہو۔ اور اگر وہ
یہ نہیں کر سکتے تو پھر اس قدر تکلیف تو ضرور گوارا کریں
کہ مجھ سے وہ متعدد کاپیاں مفت ہی منگو کر اپنے شہر
کے ہندو اہل الرائے میں تقسیم کر دیں اور محمولہ اک
کی خفیف رقم اپنے ذمہ ڈال لیں۔ اور جب وہ مجھ
سے کتاب میں طلب کریں تو محمولہ اک کے لئے ٹکٹ خطین
بذکر دیں۔

اس وقت انگریزی پیغام صلح چھپ کر تقسیم ہو رہا ہے
اردو کے شائع ہونے میں ابھی ہفتہ عشرہ باقی ہے۔
پیغام صلح تو چھپ چکا ہے لیکن اس کے ہمراہ جو کتاب شائع
ہوئے ہیں۔ وہ ابھی زیر طبع ہے۔ اس دوسری کتاب کا نام
کرشن اوتار ہے جس کا پہلا حصہ اب شائع کیا جاوے گا اس
میں علاوہ اور امور کے ایک لطیف اور مکینانہ بحث
مسئلہ تنازع پر کی گئی ہے اور اس اعتراض کا جواب فلسفیانہ
طور پر دیا گیا ہے جو آریہ لوگوں نے حضرت اقدس کے دعویٰ
کرشن پر کیا ہے کہ آپ اس دعوے کے کرنے میں تنازع
کے قائل ہیں۔ کرشن اوتار پیغام صلح کے بعد اپنی طرز کی
پہلی کتاب ہے جس نے ہندو مسلمانوں کی مذہبی اختلافات
مشاکر ملک کو حقیقی چشمہ روحانی پرالسنے کی کوشش کی ہے
اس کے حصہ اول میں جواب زیر طبع ہے اس حقیقت
کو شرمید گینا کے جوابات سے کھولا گیا ہے جس کے ماتحت
سری ہاراج کرشن جی علیہ الصلوٰۃ والسلام وقتاً فوقتاً
زمانہ میں ظہور فرماتے ہیں یہ کتاب نہایت ہی محبت اور

پریم سے لکھی گئی اور امید کی جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس ملک اور
قوم کیلئے مفید ثابت کریگا۔ اس کے ابتدائی حصہ میں وید
اور اوس کے مختص بہ زمان و مکان الہامی ہونے پر بحث کی
گئی ہے اور ملک کو دکھایا گیا ہے کہ کیوں قرآن کریم کل
دنیا کے لئے ہے۔ اور وید کے ساتھ کیوں اس ملک کو قبول
کر لینا چاہیئے۔ اگرچہ اس کا حجم پیغام صلح سے تن و دعائی گنا ہوگا
اور اس کے لکھنے میں بہت ہی محنت برداشت کرنی پڑی ہے
لیکن یہ بھی ہے۔

سرورہ مفت نذر ہوں مری قیمت یہ ہے
کہ رہے چشم خریدار پہ احسان میرا
جن احمدی احباب نے مذکورہ بالا طریق اشاعت کی فوٹ توجہ نہ
کی امید ہے کہ کرشن اوتار کو دیکھ کر بہت جلد اس طرف توجہ
کریں گے۔

خواجہ کمال الدین وکیل بی۔ آ۔ چیف کورٹ پنجاب
احمدیہ بلڈنگ عزیز منزل لونکھا لاہور۔ ہرگز نہ
فوٹ۔ جو ہندو صاحبان نصرت آتے کا ٹکٹ بھیجیے
اون کو مفت پیغام صلح اردو یا انگریزی گہرین پہنچ جائیگا

تاریخ وفات

- السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ چند
تاریخ وفات جناب حضرت اقدس ارسال خدمت میں جلی دیے
متوفی پر ہرگز چھاپا نہیں ہو سکتی میں صرح اخبار فرما دین شاید
کسی طالب حق کیلئے مفید ہو سکے۔ والسلام
(۱) علیہ السلام محمد جی بھوپال دہلی دہلی میں متوفی وہ فرح الی اللہ
(۲) میرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام متوفی زمرہ جاویدین
(۳) علیہ السلام متوفی وہ فرح الی اللہ شہر است
(۴) عیسیٰ زمان حرب بارعدہ آئی متوفی وہ فرح الی اللہ شہر
(۵) مرزا غلام احمد فر دوس مکانی میں
راقم غلام حسین پوری حضرت کیلیا نوالہ (انجمن نوالہ)

ضرورت ناظر

مجھ کو ایک نامہ کی ضرورت ہے جو
حسب ذیل اوصاف کا آدمی ہو۔
جوان عمر۔ خواندہ انٹرنس کم از مڈل پاس۔ ہر روز کار۔ قوم کا
بلوچ۔ ضلع ڈیرہ اسماعیل خان اور غازی خان خاص کہتہ بل۔
ذیل۔ ذریعہ ہر دو۔ سنگڑ۔ ضلع میانوالی لہ۔ بہتر مظفر گڑھ
ضلع خاص اور شاوان۔ مگر احمدی جماعت کا ہو۔
خط و کتابت بنام ر۔ معرفت ایڈیٹر اخبار برہنہ

میرا بھائی غور سے

اکیسویں صدی کے پڑھنے والے (کیونکہ وہ پڑھ نہیں سکتا)
 واضح ہو کہ میرے حقیقی بھائی محمد رمضان نے ایک کتاب
 شائع کی جس کا نام زمانہ محمدی رکھا۔ اس کتاب میں مصنف نے
 بد تہذیب اور ہتک آمیز اور توہین دہ کلمات حضرت اقدس
 مسیح موعود و محمدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حق
 میں استعمال کیے ہیں اور چند حدیثیں بھی لکھی ہیں۔ مگر میں جانتا
 ہوں کہ میرا بھائی محض جاہل ہے۔ اور وہ بھی پڑھ نہیں سکتا۔ عربی
 فارسی تو الگ رہی۔ اس کی کتاب کے نکلنے پر میں نے مورکھ سید
 رسالہ میں اس کو ایک صدر و پیر کا انعامی اشتہار دیا تھا۔ کہ
 جو حدیثیں اس نے لکھی ہیں۔ ان کے معنی تو بھلے خود جو
 عبارت ہی صاف پڑھ سکتا ہے۔ اگر نہیں پڑھ سکتا ہے تو
 اپنی حدیثوں میں سے ایک حدیث بھی جو لکھی ہم کہیں گے۔ دو
 مصنف عالموں کے روبرو صاف اور صحیح پڑھ سکے اور وہ
 دونوں مصنف عالم اس کی صحت غنائی کی شہادت دے دیں تو
 ہم ایک سو روپیہ انعام مصنف مذکور کو دینے کے لئے تیار ہیں
 اور ایک ہفت روزہ اس کو ہفت روزہ ہے۔ بعد ایک ماہ کے بصورت
 عدم جواب دی اس سوال یا شراط کے ہم اس سے یہ چاہتے
 ہیں۔ کہ جماعت احمدیہ میں سچے دل سے داخل ہو کر بیعت
 خلیفۃ المسیح کی اختیار کرے۔ ورنہ ایک سو روپیہ بیت المال
 سداً احمدیہ میں داخل کرے۔ اب ایک ماہ یعنی یکم جولائی شروع
 سے آخر جولائی یعنی یکم اگست تک گزر گیا۔ اس نے اتنا بھی
 کسی آدمی کو نہیں کہا کہ لو میں ایک حدیث پڑھتا ہوں یا کوئی تحریر
 میری لطیف روانہ کرتا جس میں صرف یہ لکھا ہوا ہوتا۔ کہ میں ایک حدیث
 جو تم کو پڑھنے کو تیار ہوں۔ تم ایک صد روپیہ سید ان میں سے دو
 اس کا سید ان میں آنا تو دیکھنا بلکہ اس بیمار سے بچنا۔ چونکہ ہم
 کی۔ وہ جانتا تھا۔ کہ میں محض جاہل ہوں۔ اب اس کو چاہیے کہ
 یکصد روپیہ بیت المال احمدیہ میں داخل کرے یا حضرت اقدس
 خلیفۃ المسیح کی بیعت اختیار کرے۔ اور اگر ان دونوں شرطوں میں سے
 کوئی بھی پوری نہ کرے۔ تو یاد رکھے کہ خدا کی لعنت کے سچے سچے
 بہتر قویہ ہے کہ قویہ کرے۔ اب یہی وقت ہے ورنہ وہ وقت آنا جو
 کہ جو حال حق کے مخالفوں کا ہوتا ہے اس کا بھی ہو۔

والسلام

خاکستر احمد دین ازبھرہ

نہرہ سے دو چار باتیں

چار بجے سے کچھ پہلے میری آنکھ کھلی تو یکدم میری
 نظر اس روشن تیار سے کی طرف پڑی جو اچکل افق مشرق پر
 عودس فلک کی زمیں بن رہا جو بارش ہو چکی تھی مطلع صاف تھا
 اس لئے اس کا کھٹکھٹانگ کچھ عجیب دلاؤ نہ تھا۔ اس شفق
 مزاج اکمل کا دل بے اختیار ہو گیا اس وقت شاعرانہ ترنگ
 میں جو کچھ کہ گیا وہ یہ ہے۔ ایسی حالتیں جو کچھ میں کہ جاؤں
 اس کی اصلاح نہیں کیا کرتا۔

الماس کا یہ ٹکڑا۔ کیسا چمک رہا ہے

ماتھے پر آسمان کے جھومر لگ رہا ہے

آنکھوں میں میری آجاؤ دور رہنے والے

کیا سن رہا ہے جو کچھ کہتے ہیں کہنے والے

کیوں دور دور ہم سے پھر تاج زور کا

ہم تو مری میں تیرے شتاق طرولے

سب صبح کے سارے بکیر و تیری

کیا شکل پاری پاری میں موہنی ہو تیری

یہ صبح صبح سرین جو سائیں کیسی

یہ دور دور ہو پ تیری جو اس فصاحت میں کیسی

ہاں ہاں طرے بھرتا تو بار بار کہاں ہے

کس کا پیام لایا ہے کس کا خبر رساں ہے

میں خوب جانتا ہوں جس کا پیام بر ہے

جس مہربان کی خاطر بیدار ہو کر ہے

از بس قریب اب وقت ظہور صادق

پہلیکا کوئی دم میں دنیا پر نور صادق

ہو جائیگا اچالا نگلیکا شاد و خور

پہونچے گا فیض اس کا فلاک زمین پر

میرا ہی ایک صادق رہتا ہے آسمان پر

قربان میری جاں ہو اس پکار دستان پر

وہ تیر رسالت وہ آفتاب قدرت

پھیلی ہو اک جہان میں جس کی ضیاء دشت

جو نور ہے خدا کا جو طور ہے خدا کا

فرزند مصطفیٰ کا ہادی رہ ہدی کا

خاک قدم سے جسکی انوار حق ہو بدلا۔
 اک اک اداسے جس کی شان خدا ہو بدلا۔

میرے عزیز تارے اس کی خبر سنانا

اس تیر جہان کے حالات کچھ بتانا

کب پھر طلوع ہو گا الہام کے افق پر

کب پھر رجوع ہو گا۔ اسلام کے افق پر

کب آئیں گی بہارین۔ اصحاب کے چمن میں

کب گامین گے ملائین۔ اجاب پیر وطن میں

کب وہ کلام عفت آویز گوش ہو گا

ہاں کب وہ جام وصلت دلیہ گوش ہو گا

کب پیارا پیارا چہرہ شتاق دید دیکھیں

کب صائیں فرقت۔ وصلت کی عید بکھیریں

نہرہ! او چاری نہرہ لایہ لبی داستان ہے

اور اس طرف کو لے لے وہ ہو رہی اذان ہے

تیرا سفر ہے لباب جاؤ تم خوشی سے

اکل بھی بار بار ہے مسجد نماز پڑھنے

محمد ظہور الدین۔ (اکمل) آفت گوئی

میں اپنی قوم سے شمس ہوں کہ اللہ و مافا دینا

و عامدو کہ اللہ تو ہے میرے تبارک کے کام کو سر انجام

پہونچاؤے اور خیران بلا دست اس کو منظور فرما کر حکم جاری

کر دیں۔ عاجز یشارت علی خاں احمدی سکندر پوروی

رعایتی اعلان مجبورہ قضا و احمد کا

اسلامی احکام کی صحیح تعمیل صحیح علم سے ہو سکتی ہے اس
 غرض کیلئے یہ کتاب پانچ سو سال فقہ کا مجموعہ حضرت مسیح موعود
 علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان و قلم سے نکلا ہوا معارف و احکامات
 حضرت خلیفۃ المسیح چہاں گیا ہے کہ احمدی اجاب حضرت مسیح موعودؑ
 کی منشاء کے مطابق اسلامی احکام کی تعمیل کریں یہ کتاب مسائل
 شرعیہ میں مختلف علماء کے اختلافات کو رفع کرنے میں یا دیگر زمانہ ہے
 ہر احمدی کے پاس اس کا ہونا لازمی ہو قیامت ایک روپیہ دس آنہ مقرر ہو
 اگر کسی اجاب ملے کہ کئی جلدیں خریدیں تو محصول معاف ہو گا خریداری
 کا دواختہ امتین بنام مولوی محمد فضل خان احمدی ڈاکا دیکھا گیا
 تحفیل گوچر خان ضلع راولپنڈی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قابلِ تقلید نمونہ

یہ اقرار جو احمدیوں نے حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے دست مبارک پر کیا ہے کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے کمال شکر کہ مقام ہے کہ یہ اقرار احمدیوں کی طرف سے صرف باقی ہی نہیں ہے بلکہ علیٰ حالت میں ہے جو ایسا ہی ہونا چاہیے پہلے شہداء مولوی عبدالرحمن صاحب اور صاحبزادہ عبداللطیف صاحب کا علیٰ نمونہ تو فرزندوں کی طرح عوام پر ظاہر ہے۔ حال میں ایک تازہ مثال گوش گدار احباب کرنا ہوں۔ عزیزم بیانی غلام قادر خان راجپوت احمدی سکینہ گروہ منظم جلعندہ جو عمر میں بیس سال ہیں اور جوانی کے عین کمال پر ہیں۔ خدا ہزار رحمتیں ان کے شامل حال کرے کہ انہوں نے اپنی شادی کے موقع پر پاک نمونہ دکھایا جو درج ذیل ہے۔ عزیز موصوف کے ایک بڑے بھائی چودہری امیر خان صاحب ہیں جو انگریزی خدانہ مگر تدریجی اور سخت طبعی ہیں کمالیت پر ہیں اور گھر کے کاروبار کے وہی مختار ہیں۔ عزیز موصوف کی تاریخ شادی قریب ۲۴ جولائی سنہ ۱۳۸۰ بروز جمعہ مقرر تھی برات موقع بڑودہ میں جانی تھی شادی سے پہلے عزیز نے بارہا اپنے بھائی امیر خان صاحب کا غمگینہ کی خدمت میں بذریعہ تحریر (جو خوفِ زبردستی طبیعت) پوسے پورے طور پر عرض کیا کہ میں خلافتِ سنتِ رسول اکرمؐ پر گز شادی نہیں کروں گا اگر بد رسومات کروں گے تو چھپتا ڈکے لگوں چودہری امیر خان صاحب نے جن کا دل کہ سنتِ رسول سے بیزار تھا اور جن بد رسومات کو ترک کرنے کی عرض ہمارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بوجہ تحلیف کفار و ملن چھوڑنا پڑا تھا۔ ایسا ہی امیر خان صاحب نے اسی بنا پر اپنے عزیز بھائی سے وطن چھوڑنا چاہا اور چاہا کہ اسلامی رسوم کی بجائے رسومات کفار جاری ہوں تاکہ راجپوتی جو کہ آجکل کفر کے جام سے مریں جو اس کی بے حرستی نہ ہو خدا رحمت بھیجے ایسی راجپوتی پر جو اسلام سے دور ہو (چنانچہ بوقت شادی نقال اور باجا وغیرہ منگوا لیا۔ اور عزیز موصوف نے بھی جو کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا وعدہ مسیح موعود کے ہاتھ پر کر چکا تھا اسلامی جوش کی جھکاؤ دکھائی۔ اور رسولی فرمان کی بجا آوری میں شادی سے صاف انکار کر دیا۔ اس پر چودہری صاحب

نے ایک اور منافقانہ چال چلی کہ بلبے والوں کو کہا کہ تم بڑودہ میں ہم سے آگے آگے پہنچ جاؤ اور موقع پر اپنا کام شروع کر دینا اور عزیز موصوف سے کہا کہ اگر آپ ہیں تنگ کرتے ہیں آپ کا اختیار ہے تمہارے اصرار پر ہم نے جبراً و قہراً آپ کا کہا کر دیا ہے لیکن تم تو مین دین و دنیا میں دو سیاہ کرنا چاہتے ہو۔ (چنانچہ ایسا ہی ہوا) اور خواہ مخواہ اسلامی احکام کی پابندی کرتے ہو اور سنتِ رسول سنتِ رسول نے ہر تے ہو۔ کیا راجپوتی کچھ بھی چیز نہیں۔ ہم ایسے اسلام کو سو سلام کرتے ہیں جو ایسی من مانی خوشیوں کو پیدا نہ کرنے دے اور تماشاؤں کے چاؤ سے باز رکھے۔ ہمیں تو اسلام کھائیت شعاری کی قیید میں ڈالتا ہے ہم تو کسی اور مذہب میں ہوتے تو بہتر تھا۔ جب ہمیں دولت اور ثروت نصیب ہے تو کیا وہ ہے کہ ہم ایسے موقع سے جو کہین خیر چار ناچار چودہری امیر خان صاحب اپنی منافقانہ چال کے بھر دوسرے پر اپنے بھائی کو ہرا لیکر بعد برات کے دفع الوقتی سمجھ کر بڑودہ کو اسلامی رسوم سے چلے۔ اور بڑودہ سے چودہری صاحب کو بھی ناکید پڑا کیونکہ دیکھنا کہ میں سنان نہ آئیں اس سے ایک تو ہماری راجپوتی کو درخ لگیگا (چنانچہ لگا) اور دوسرا ان احمدیوں کا کستا کرنا پڑیگا۔ نیز نایچ توشہ کے بغیر شادی کیا ہوتی ہے۔ جب اس نام ہی شادی ہے تو اگر نایچ رنگ نہ ہوں تو شادی کی ہوتی خاک۔ یہ تو قائم ہوا۔ لڑکا کسان تک انکار کر دیا آخر جوانی کی حالت ہے۔ اس عمر میں شادی کی سنگ تو سب کچھ کر لیتی ہے لوگ تو نہ ہزار روپیہ دیکر بیاہ کر آتے ہیں کیا اسے مفت کی کھیر ہی سمجھ نہ ہوگی۔ غرض کہ برات موقع بڑودہ بلا شیطانی کارخانہ کے پہنچ گئی اور کفر کا اسلام کے آگے کچھ چارہ نہ لگیا جب برات مٹی لگی اور شربت وغیرہ دکانوں کو پکڑا لیا تو پہلے شیطان کا آخری مدد حسب ارشاد چودہری امیر خان صاحب شروع ہوا۔ تب عاشق عزیز اسلام نے مصلحت وقت دیکھ کر ایسے کفرستان سے جہاں کہ اسلامی مخالفت بڑے شوق سے ہو رہی تھی۔ محض کیسے رات رات اپنا اسلامی فہم کے چاند سے مدد لیکر نہ جان خوف کیا نہ سوی کی خواہش کی۔ دیکھی شہ دار کا ناجائز ٹیٹا کیا اور نہ ہی اپنے ظالم بھائی کی بڑواہ کی شیطانی محض کو چھو اور دل میں یہ کہہ کر کہ لو تماشا دے اے موجود میں آپ شادی کریں دوسرے روز کاٹھ گڑھ ضلع ہرنی پور میں جماعت احمدیہ میں داخل ہوئے۔ اے عزیز آپ کو یہ سحر ت مبارک ہو

خود کا مقام ہے کہ عزیز کا یہ عالم جو انی سسرال کا چاؤ و شرتہ داروں کا سہاؤ و بڑے بھائی کا دباؤ۔ جان کا چاؤ۔ اتنی باتوں کے ہوتے ہوئے پھر ایسا حوصلہ جو محض خوشنودی خدا و رسول وسیع موعود کے لئے تھا۔ اس سے زیادہ اور کیا پاک نمونہ ہو سکتا ہے جبکہ اس نے اپنے ابدیات کے رفع کرنے کے لئے خدا نے احمدیوں میں یہ پاک جوش دیا ہے تو پھر کوئی کہ یہ سلسلہ اپنے کمال کو نہ پہنچے گا۔ خدا ہزار رحمتیں ہمیشہ اپنے بندہ مسیح موعود کے شامل حال کرے جس نے کہ دوبارہ اسلام کی لوح ہم میں پہنچی دوسری طرف متعلقان احمدیہ کا نمونہ ہی قابلِ غور ہے کہ باوجود رسول کے خادم کے یعنی عزیز موصوف کے اتنے اصرار اور طرح طرح سے سمجھانے کے پھر بھی انھیں نیک کر کے اپنی کینہ کو دار کو پہنچا اور نہ دین کے روبرو نہ دیکھے۔ اب انہیں غور کرنا چاہیے کہ اس امر میں ان کی دین و دنیا قائم رہی جو انہوں نے کیا۔ یا اس میں قائم رہی تھی۔ جب عزیز موصوف عمل کرنا چاہتا تھا۔ عقلندہ کو آئندہ کے لئے ضروری عبرت پکڑنی چاہیے۔ خصوصاً راجپوت قوم کو۔ کیونکہ ایسی بدعات میں یہ قوم زیادہ گرفتار ہے۔ اب میں مختصراً احباب احمدیہ کا ٹھ گڑھ کی نعمان نوازی کا حال بھی لکھتے بغیر نہیں رہ سکتا۔ آن صاحبان نے عزیز موصوف کو اپنے عزیزان سے واقعی عزیز سمجھا اور اپنے سائبہ الطاف میں اپنے بھائی کو لیا۔ بلکہ میں نے چودہری سوہنے خان۔ و چودہری حسین خان پیشتر دہائی عبد السلام و جمال الدین وغیرہ کی زبانی بیان تک بھی سنا کہ ہم اپنے نعمان کی شادی کریں گے اور ہم پر واجب بلکہ فرض ہے کہ ان کی شادی کریں۔ صرف اس کی اجازت درکار ہے اور ہم ان کو اس وقت تک یہاں رکھینگے جب تک کہ اس کے بھائی چودہری امیر خان صاحب خود بیان آکر ان سے اپنی ناشائستہ حرکات کا اقرار کر کے ان کے معافی طلب نہ کریں گے ہم کو یہ ہماری جان زیادہ عزیز ہے ایسے مومن کہ ملتے ہیں اور دن سے تو ایسی اقرار کیا ہے کہ میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔ انہوں نے دین دنیا پر مقدم کر دکھایا جو خدا اور انہیں جزا اے خیر ہے۔

ضرورتِ نفل

میری ایک قریبی رشتہ دار بیوہ عورت قوم قریشی کے واسطے نفل کی خدمت سے۔ عمر ۲۲ سال قبل اولاد لیک لڑکا ایک لڑکی عمر چھ سال و تین سال۔ خط و کتابت بنام۔ م۔ م۔ معرفت بلدیہ ہرنی پور

ضرورتِ جان نثرت

میاں عبدالحق صاحب ایک ہوشیار اور محنتی و جفاکش آدمی ہے۔ محرو اور منشی کا کام بخوبی کر سکتے ہیں۔ محکمہ اذکار میں ملازم رہ چکے ہیں۔ انگریزی حروف تہجی سے رکھتے ہیں۔ ہندوستان کے کسی حصہ میں ضرورت ہو اور مناسب تنخواہ مل جائے۔ جانی کو طیار میں۔ امید ہے کہ دوست ان کا خیال رکھیں گے اور جہان موقع ہو۔ عاجز کو اطلاع دیں گے۔

الخطبہ

ایک نوجوان احمدی جہاں جو قادیان کا رہنے والا اور معتول آمدنی والا ہے شادی کرنا چاہتا ہے پہلی بوری سے اولاد نہیں ہوتی۔ علاج معالجہ سے فائدہ نہیں ہوا۔ اولاد کی خاطر شادی کرنا چاہتے ہیں۔ لڑکی جہاں ہو۔ غیر شخص مذکور کی ۳۰ سال کے اندر ہے۔ آمدنی پچیس تیس سے کسی سورت میں کم نہیں۔ درخواستیں اور خط و کتابت حکیم مفتی فضل الرحمن صاحب قادیان کی معرفت ہو۔

میر کی عاتی قیمت فیتولہ صمدیہ

مگر اخبار بدین و الحکم در یو لوائٹ ریجن اور تشیخ الاذکار کے نو خریداروں کے لئے روپیہ لے جا دیں گے بصورت نامزد ہونے کے پورا میرا واپس آنے پر قیمت بلا دینے واپس ہوگی۔ محصول اک بزمہ خبردار ہوگا دس تولہ کے خریداری کے لئے خاص عایت ہوگی جو بزرگ و خط و کتابت طر ہوگی نامی حکماء کو محصول اک آئے ہونے مفت۔

المشہقرا۔ محمد بن احمدی از مقام داتہ۔ ہاتھ ہر ضلع ہزارہ لوٹ۔ یہ میرا دفتر بدین سے مذکورہ بالا قیمت پر مل سکتا ہو نیچو بدین

کتاب حضرت اقدس مسیح موعود

حضرت اقدس کی جن کتب کی اشاعت کا اشتہار دیا گیا تھا ان کے متعلق جو درخواستیں آئی تھیں وہ سب کتابوں کے تاحال مکمل نہ ہو سکنے کے تعمیل نہیں ہو سکیں بعض اوراق جو باقی تھے ان کے چھپنے کا انتظام مہتمم صاحب کر رہے ہیں جب چھپ جائیں گی۔ ارسال خدمت ہوگی۔ گناہین میر سے انتظار کریں۔

ایک لطیفہ مصنفین کے کہہ چاہے جو کہ انشاء اللہ شائع ہوگا۔ ۱۴ اگست کے پرچم میں درج ہوگا۔ کیونکہ موجودہ پرچے میں اس کے واسطے گنجائش نہ تھی۔

ماثر عبد الرحیم صاحب نے ایک لطیف نظم پوری زبان میں لکھی ہے وہ بھی انشاء اللہ اگلے اخبار میں درج ہوگی۔

ایکے نظیر رسالہ

اپنے سلسلہ کے رسالہ بات تعلیم الاسلام۔ ریویو۔ الحکم و بدین جو کچھ خدمات دینی کر رہے ہیں وہ ظاہر ہے لیکن رسالہ تشیخ الاذکار بعض اندر ایسی خوبیاں رکھتا ہے جو کسی دوسرے اخبار یا رسالہ کو نہ حاصل ہیں اور نہ ہو سکتی ہیں جس کی وجہ یہ ہے کہ اس رسالہ کو یہ فخر حاصل ہے کہ اس کا بانی اور ایڈیٹر حضرت مسیح موعود و مہدی معہود کا فرزند ارجمند والہ العزم صاحبزادہ میاں محمود احمد صاحب ہے جس کے پاس حضرت مرحوم کی بعض پرکائی یادداشتوں کے علاوہ آپ کی اس حصہ زندگی کے احوال و افعال کی تفصیل کا ایک بڑا ذخیرہ ہے جو کہ آپ اندرون خانہ گذارتے تھے ان وجوہات سے اس رسالہ کو ایسا قیمتی بنادیا ہے کہ وہ نہ صرف بچوں اور نوجوانوں کے واسطے تشیخ الاذکار کا موجب بلکہ بڑوں اور بوڑھوں کے واسطے بھی اسم بسمے دلغ اور دل کے لئے ایک ضروری مطالعہ ہے قیمت سالیانہ عوام سے عا اور طلباء سے صبر ہے۔ ہر قری مہینہ کی۔ اتر مایخ کو عمدہ کاغذ پر بہت اہتمام سے چھاپا جاتا ہے۔ اور دفتر منجور رسالہ مذکور واقع قادیان سے مل سکتا ہے۔

ضرورتِ نکاح

ایک نوجوان خوش شکل شریف الطبع زمیندار اور صالح مزاج ایک اعلیٰ خاندان کا آدمی جو کہ ڈیڑھ ریل راول پنڈی میں سب پوٹا مشرب ہے۔ اس کے لئے ایک اعلیٰ اور شریف خاندان میں رشتہ نکاح کی ضرورت ہو خط و کتابت میر سے نام ہو۔

امید احمد قریشی اذ قادیان

ہم نے سنا ہے کہ بعض نادان لوگوں نے لاسور میں یہ خبر اڑائی ہے کہ جماعت احمدیہ میں تفرقہ ہو کہ دو گروہ ہو گئے ہیں بداندیش ہمیشہ یہ ظن کرتے رہتے۔ کہ حضرت کی وفات پر یہ سلسلہ درہم برہم ہو جائیگا۔ اور اگر یہ سلسلہ خدا کی طرف سے نہ تھا تو آپ کی وفات کے بعد کیا پہلے ہی تباہ ہو جاتا۔ مگر جس کا محاذ خدا ہو۔ اسے کون تباہ کر سکتا ہے۔ اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے بعد کوئی اختلاف رائے دوبارہ خلافت جماعت میں ہو ہی جاتا۔ تب بھی سلسلہ کی صداقت پر اس کے سبب کوئی شبہ نہ ہو سکتا تھا۔ لیکن خدا تعالیٰ نے اپنی قدرت نامائی سے تمام جماعت کو اس معاملہ میں ایسا اتفاق عطا کیا ہے۔ کہ تمام مرد و زن چھوٹے بڑے مہاجرین انصار سابقین و متاخرین ممبران صدر ابخ۔ اہل بیت اولاد و اقربا و یح مسیح موعود و مہدی معہود سب بہ اتفاق حضرت مولوی نور الدین صاحب کے ہاتھ پر بیعت کی اور سب دلی خلوص سے ساتھ ہر وقت آپ کی اطاعت اور آپ کی فرمانبرداری کو اپنی سعادت سمجھ رہے ہیں۔ اور خدا کے فضل پر ہم امید کرتے ہیں کہ انشاء اللہ تعالیٰ ایسا ہی ہوگا۔ آمین۔

ہندوستان باہر کے خریداروں کو

اطلاع

ہندوستان سے باہر کے خریدار صاحبان کے نام دی۔ پی نہیں جاسکتا۔ اس واسطے آئندہ از قیہ۔ آسٹریلیا۔ انگلینڈ چین و دیگر ممالک غیر جہاں ہمارا اخبار جاتا ہے ان کی خدمت میں بغیر نیچے قیمت وصول ہونے کے اخبار جاری نہ کیا جاوے گا۔ ہر سال کی قیمت نیچے کی آئی جاوے گی موجودہ سال کی قیمتیں جن ذمہ ہیں ضروری جلد سے منجور

۱۴ اگست ۱۹۴۷ء کو پرچے کو مضامین

مفتی ظہیر الدین صاحب مصنف رسالہ رد جکڑاوی نے حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات پر جو اعتراضات ہوئے ہیں ان کے جوابات میں

معیار الصادقین یہ کتاب قاضی اکمل آف گوئی نے لکھی ہے اس میں ایسے سات اصول بتائے گئے ہیں جن کے زیر نظر کہنے سے امور میں اللہ کی شرافت میں بہت کچھ مدد مل سکتی ہے اور اسی ضمن میں وفات مسیح اور مسیح موعود کے دعویٰ کا ثبوت قرآن مجید سے دیا گیا ہے اور مخالفین علماء کے عقائد کو ان ہی کی کتابوں سے ایسے طرز میں لکھا ہے کہ ایک دوسرے کے متناقض ثابت ہو کر اپنی تردید آپ کر رہے ہیں۔ پرتیاپ ہے کہ کامیاب زندگی کیونکر حاصل ہو سکتی ہے اور حضرت مرزا صاحب کی تعلیم اور ان کا ہر امتیاز دیگر علماء سے پیش کیا ہے غرض کہ آج کل کے منصف مزاج لوگوں کے لئے یہ رسالہ نہایت ہی مفید ہوگا۔ قیمت ۳

ظہور المسیح ۱۴۰ صفحے کی کتاب قاضی اکمل آف گوئی کی تصنیف ہے۔ اس میں مسیح موعود کی وفات اور مسیح مجہدی کی صداقت کو عالمائے رنگ میں پیش کیا گیا ہے اور اسے لکھتے وقت مخالفوں کی کتابوں مثلاً سیف جشتیانی و رہ دہائی۔ نہایت المقصود کو زیر نظر رکھ کر لکھا گیا ہے آیتہ وعد اللہ الذین آمنوا منکم (سورہ نور) کی تفسیر بطور ضمیمہ خصوصیت سے قابل دید ہے۔ عجیب عجیب نکات ہیں۔ مخدوم الملک مولانا عبد الکریم نے اس کتاب کی نسبت لکھا ہے کہ

میں پڑھتے پڑھتے دل کے تواجد اور تراقص کو ضبط نہیں کر سکتا۔ قیمت صرف ۴ روپے دی گئی ہے۔

برائین احمدیہ

یہ حضرت جری اللہ فی ملل الانبیاء علیہ التوحۃ والثناء کی سب سے پہلی تصنیف ہے جس نے اسلام کی صداقت کی دہاک کل عالم پر بٹھا دی۔ اسی میں وہ الہامات میں جو آج چھوٹے ہو کر مومنوں کے اذیاد و ایمان اور مخالفین پر حجت کے قیام کا موجب ہو رہے ہیں۔ تقریباً ۷۰۰ صفحے کے دسویں کا قدر پر نہایت خوش خط اور اعلیٰ چھپی کتاب رفعتی بے جلد چار روپیہ مجلد چار روپے ۱۰ روپے دی جاتی ہے۔

در شہین حضرت اقدس کی تمام نظموں کا مجموعہ ہے جو کہ پچھلے چوتھوں کو بھی موسم کریم میں (مجموعہ)۔

شرقی مذہب کی تاریخ جلد ۱ و ۲ غیر مجلد ۲ روپے کلکلی اوتار کے پھول کے بارے میں یہ کتاب شیخ عبد الصمد صاحب

ساکن سوز ریاست پٹیالہ نے تصنیف کی ہے۔ بہت عمدہ پسندیدہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یہ رسالہ مسیح کرشن کی صداقت پر لائل ثابت کی گئی ہے۔ حجم ۱۲۲ صفحے۔ قیمت ۸ روپے سنگو این۔

کرشن لیللا ہندی نظم۔ مصنفہ مائٹر عبد الرحیم صاحب نہایت دل چاہ و عجیب۔ جیمین لیکچرر ام کی ہات اور حضرت مسیح موعود کرشن اوتار کی صداقت کا ذکر ہے۔ قیمت صرف آدھ آنہ (۰.۵)

سر الشہادتین مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امری سورتہ یسین سے پیشگوئی کے رنگ میں صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب رضی اللہ عنہ کابی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہیں نہایت لطیف کتاب جو اس کے نکات روپے کو بھی گران نہیں۔ قیمت ۱

غلامی حضرت انبیاء ریویو آف ریلیجز کے متفرق معائن کو شیخ احمد دین صاحب پشور سید نقشبند نویس پشور نے بہ اجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت عمدہ چھپوا کر اس کارخانہ میں برائے فروخت ارسال کئے ہیں۔ متفرق معائن کو کچھ ایسی طور پر بہت عمدگی سے جمع کیا گیا ہے۔ قیمت غلامی حضرت انبیاء

جنگ مقدس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور عبد اللہ کا مہاجر۔ اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے۔ قیمت ۸

فتح الدین یہ کتاب پنجابی نظم میں جو وفات مسیح کا بیان نہایت عمدہ قیمت ۴

حیرت کی حیرانی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تائید اور مرزا حیرت دہلوی کی تردید میں نہایت دلچسپ خود حیرت کی عبارتوں سے اس کے کلام کا متن نقض ثابت کر کے اسے نام کیا گیا ہے۔ قیمت ۹

اسلام کی پہلی کتاب احمدی بچوں کے لئے اردو میں مدلل کتاب ہے جس میں سلسلہ احمدیہ کے عقائد کی صداقت کو ثابت کیا گیا ہے اور مخالفین کے اعتراضوں کا جواب۔ قیمت ۴

نظم مستورات مستورات کے ہجے پر۔ قیمت ۱۰

کامن احمدی (الاداد) قیمت ۱۰

آزاد کشمیری طالب علموں کیلئے بہت عمدہ جو قیمت ۱

عجیب و غریب تجربہ ادوات

اگر کسی دوائی کی حاجت اچھو یا آپ کے احباب کو بہت زیادہ قیمت طلب پزل منگو اگر تجربہ کریں لیکن یہ بھی ضروری ہے کہ اپنی مرض کے مفصل حالات لکھ بھیجیں تاکہ جو بڑا دویہ میں طبی تشخیص اذیہ کو نظر رکھا جاسکے اس کے علاوہ اور امراض کا بھی بذریعہ خط کتابت اطلاع ہو سکتا ہے اگر کسی دوائی سے فائدہ نہ ہو تو باقیہندہ دوائی کو محفوظ کر کے واپس کر دیں تاکہ اس کے عوض میں دوسری دوائی بھیجی جاسکے ہر ایک دوائی کا معمول ڈاک بذمہ خریداری۔

مصری گولیان یہ گولی قبض کو واسطے ایک گولی یا ششہ قبض کی حالت میں دو اور دوسری گولیاں واسطے چار تمام انگریزی اور یونانی قبض کش گولیاں سے زیادہ مفید ثابت ہوئی ہیں۔ قیمت فی دین ۴

تریاق البواسیر خونی بواسیر کو واسطے ایک ایسا مفید تریاق ہے جس کے تریاق الخنازیر سے جسکو با استعمال استعمال کرنے سے خنازیر کا زہر یا مادہ جاتا رہتا ہے اور دم بھی تحلیل ہو جاتا ہے۔ ۴۰ روپے کو واسطے صبر فرمایا۔ اور کرنت ہوا میں بہت ملکہ کی معالجات

فوباسیس افضل ثابت ہوا ہے۔ قیمت ۲۲ روپے کو واسطے (صبر) یہ ایک ایسی دوائی ہے جس کا اثر اقسام تب خصوصاً

اکیجریان تپ دق اور صفراوی حیات وغیرہ دفع ہو سکے ہیں اور حرارت غریزی کو بڑھانے اور ریگ گروہ اور شامانہ کے نکالنے کیلئے واسطے اور عام کمزوریوں کیلئے بہت مفید ہے۔ قیمت فی تولد ۱۰

آتشک جدید و کھنہ خوراک و دھنہ۔ قیمت صبر سوزاک قدیم و جدید۔ خوراک ایک ہفتہ قیمت ۱۰

حب صرع مریگی اور سر پٹائی جو بولیاں جو اعلیٰ ادویہ کے مفادات سے مرکب ہیں فی دین ۱۰

اکشیق النفس کھانسی اور دم اور قلت اشتہار وغیرہ میں بہت مفید ثابت ہوا ہے ایک ہفتہ کیلئے عار

لوط ہماری ادویات سے بلا استثناء ہر ایک مذہب کی لوگ فائدہ اٹھا سکتے ہیں ان کے بنانے میں یہ رعایت رکھی گئی ہے

المشہد حکیم محمد زمان معالج فاندان نواب محمد علی خان صاحب

رئیس مالیر کوٹہ قادیان ضلع گورداسپور۔